اصحابِ صفہ اور

تصوف کی حقیقت

(اردو ترجمہ)

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ

ناشر

الدار السلفیہ

حامد بلڈنگ مومن پورہ بمبئی نمبر ۱۱

EmaanLibrary.com

سلسلۂ اشاعت الدار السلفیہ ۱۳

اصحاب صُفّہ اور تصوّف کی حقیقت

از

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

مترجمہ

مولوی عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی

ناشر

الدار السلفیہ

حامد بلڈنگ، مومن پورہ، بمبئی ۴۰۰۰۱۱

EmaanLibrary.com

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	سلسلہ نمبر
۵	استفتاء	۱
۸	جواب	۲
۱۶	کیا اصحاب صُفہ بھیک مانگتے تھے ؟	۳
۲۲	کیا اصحاب صُفہ نے مسلمانوں سے جنگ کی ؟	۴
۳۸	کیا اصحاب صُفہ تمام صحابہ سے افضل تھے ؟	۵
۴۰	کیا اصحاب صُفہ کو حال آتا تھا ؟	۶
۴۲	اصحاب صُفہ اور آیت واصبر نفسك	۷
۴۵	ولیوں کے بارے میں جھوٹی حدیث	۸
۴۵	اولیاء اللہ کون لوگ ہیں ؟	۹
۵۶	فقراء	۱۰
۵۹	اولیاء کے القاب	۱۱
۶۶	قطب وابدال وغیرہ	۱۲
۷۱	کیا ولی اچانک غائب ہو جاتے ہیں ؟	۱۳
۷۲	خاتم الاولیاء	۱۴
۷۳	قلندری	۱۵
۷۷	نذر، منّت	۱۶
۸۴	ناچنا، گانا	۱۷
۹۰	مشہور مزارات	۱۸

EmaanLibrary.com

عرضِ ناشر

اصحابِ صفہ کا شمار ملت اسلامیہ کے ان محسنوں اور فدائیوں میں ہوتا ہے، جنھوں نے زندگی کی تمام نعمتیں وطن، اہل وعیال، مال و دولت، عیش و عشرت کو تعلیم دین اور اشاعت اسلام کے لئے وقف، اللہ کیلئے نذر، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار کر دیا تھا۔ ان کا وطن اسلام تھا، حسب ونسب اسلام تھا، زندگی اسلام کیلئے تھی اور خاتمہ بالخیر اسلام اور رضاء الٰہی پر ہوا، رضی اللہ عنہم ورضوعنہٗ۔

مسجد نبوی میں ان کا مسکن 'صفہ' اب بھی موجود ہے، جو اسلامی دُنیا کی پہلی دینی وعلمی درسگاہ تھی، لوگ اُسے عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے اور ملت کے ان محسنوں کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔

لیکن افسوس یہ کتنا بڑا سانحہ ہے کہ ان عالی مرتبت اصحاب کرام کے حقیقی جالات پر پردہ ڈالا گیا اور ان کیساتھ مختلف قسم کے اوہام وخرافات کو منسوب کر کے، ان اولوالعزم جاہدوں، قناعت پسند غیور ودردمند محسنوں کو محض تارک الدنیا فقیر، اور حال وقال میں مست چلہ کش صوفی کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے اور اُنہیں آج کل کے خانقاہی پیشہ ور صوفیوں کی طرح قیاس کیا جاتا ہے، اور موجودہ قبوری تصوف کا ان کو علمبردار بتایا جاتا ہے، اور ان موحد نفوس قدسیہ کو قطب، ابدال، غوث قلندر، خاتم الاولیا، وغیرہ جیسے جھوٹے القاب عطا کئے جاتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

انھیں جھوٹی روایات اور من گھڑت حکایات کی وجہ سے مسلمانوں میں اہل کتاب کی رہبانیت، بُت پرستوں کا سنیاس اور مجوسیوں کی درویشیت اور باطنیوں کے بے بنیاد اوہام وخرافات رائج ہو گئے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، وہ بدعات و خرافات اور مشرکانہ عقائد و افکار پر اللہ کی ننگی تلوار بن کر چمکے اور شرک و بدعات کے ان قلعوں کو قرآن وحدیث، سیرت صحابہ و آثار سلف کے مضبوط ہتھیاروں سے زیر وزبر کر ڈالا۔

ان کے ان لاجواب مدلل رسالوں سے شرک و بدعات کے بازار سرد پڑ گئے، لاکھوں افراد بدعقیدگی کے دلدل سے نکلکر توحید وسنت کی صراطِ مستقیم پر گامزن ہو گئے۔

زیر نظر رسالہ میں امام موصوف نے غیر اسلامی تصوف کا بخیہ تار تار کر ڈالا ہے۔ اصحاب صفہ کی آڑ لیکر جس خانہ زاد تصوف کو رواج عام دینے کی کوشش کی گئی ہے شیخ الاسلام نے اپنے خداداد مخصوص محکم طرز استدلال سے اس کی دھجیاں بکھیر دی ہیں یہ رسالہ اس سے پہلے بھی چھپ کر مقبول عام وخاص ہو چکا ہے، امید ہے الدار السلفیہ کی یہ اشاعتی خدمت عند اللہ وعند الناس قبول ہوگی اور یہ رسالہ عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے نسخہ کیمیا ثابت ہوگا۔

والسلام

مختار احمد ندوی، الدار السلفیہ، ۵ر مارچ ۱۹۷۶ء

EmaanLibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

استفتاء

اس مسئلہ میں علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اصحاف صفہ کی تعداد کتنی تھی؟ مکہ میں تھے یا مدینہ میں؟ کس مقام پر رہتے تھے؟ سب ہمیشہ اپنی جگہ پر ہی رہتے تھے اور بجز حوائج ضروریہ کے کسی اور کام کے لئے نہ نکلتے تھے یا ان میں سے بعض صفّہ میں بیٹھتے تھے اور بعض تلاش معاش میں نکلا کرتے تھے؟ انکی بسر کیونکر ہوتی تھی، آیا محنت مشقّت کرتے تھے یا جھولی لیکر بھیک مانگتے پھرتے تھے؟

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ اصحاب صُفّہ نے مشرکین کی طرف سے مومنین سے جنگ کی؟ اور یہ کہ وہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، بقیہ عشرہ مبشرہ اور جملہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے افضل ہیں؟ کیا اس زمانہ میں لوگ اصحاب صُفّہ سے منّتیں مانتے تھے؟ کیا اصحاب صُفّہ نے کبھی دف یا دیگر آلاتِ [illegible]ی پر وجد کیا؟ کیا ان کا کوئی خاص حادی (گویّا یا قوال) تھا جس کی آواز پر وہ تالیاں بجا بجا کے حرکت کرتے اور ناچتے تھے۔

اس آیت کے بارے میں کیا رائے ہے وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ

EmaanLibrary.com

اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ (ان لوگوں کے ساتھ برابر رہو جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے اور اسی کی مرضی چاہتے ہیں) آیا عام ہے یا صرف اصحاب صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی ہے؟

کیا یہ حدیث صحیح ہے جو عوام کی زبانوں پر ہے کہ: ما من جماعۃ یجتمعون الا وفیھم ولی للہ لا الناس تعرفہ ولا الولی یعرف انہ ولی؟ کیا اولیاء اللہ کی حالت اہل علم سے پوشیدہ رہتی ہے؟ ولی کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

اُن "فقراء" سے کون لوگ مراد ہیں جو اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ فقراء کون ہیں جن سے سلوک کرنے کا اللہ اور رسول نے حکم دیا ہے؟ آیا وہی لوگ ہیں جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں اور اپنی روزی نہیں رکھتے یا کوئی اور؟

ابدال کے بارے میں جو حدیث مروی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ کیا ابدال صرف شام میں ہوں گے یا ہر اس جگہ جہاں کتاب و سنت کے مطابق شعائر اسلام قائم ہوں عام اس سے کہ شام ہو یا کوئی اور ملک؟

کیا یہ صحیح ہے کہ ولی مجلس میں بیٹھے بیٹھے نظروں سے اچانک غائب اور اپنے جسم کے ساتھ شام وغیرہ کسی ملک میں پہنچ جاتا ہے؟

ان اسماء و القاب کی بابت علماء کی کیا رائے ہے جو نیک اور صالح

EmaanLibrary.com

لوگوں کو دیئے جاتے مثلاً کہتے ہیں فلاں "غوث الاغواث" ہے، "قطب الاقطاب" ہے، "قطب عالم" ہے، "قطب کبیر" ہے، "خاتم الاولیاء" ہے۔

نیز اس قلندریہ فرقہ کے متعلق کیا فتویٰ ہے جو داڑھیاں منڈاتا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ کس گروہ میں شمار ہوتا ہے؟ اس کا یہ اعتقاد کیسا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس کے سرگروہ اور شیخ قلندر کو انگور کھلائے اور اس سے عجمی زبان میں گفتگو کی؟ کیا اللہ پر ایمان رکھنے والے مسلمان کے لئے جائز ہے کہ بازاروں اور دیہاتوں میں چلاتا پھرے کہ "کس کے پاس فلاں شیخ یا قبر کی نذر اور منت ہے؟" اس کام میں مدد کرنا گناہ ہے یا نہیں۔

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو کہتا ہے کہ "سیدہ نفیسہؓ مراد دل کا دروازہ اور مخلوق و خالق کے مابین واسطہ ہیں، مصر کی محافظ ہیں؟ اور اس شخص کی بابت کیا رائے ہے جو کہتا ہے کہ مشائخ جب سیٹیاں اور تالیاں سننے کے لئے اٹھتے ہیں تو "رجال الغیب" (غیب کے آدمی) حاضر ہوتے ہیں اور دیواریں شق ہو جاتی ہیں، ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور مشائخ کے ساتھ یا خود ان پر رقص کرتے ہیں؟ اور بعض تو یہاں تک اعتقاد رکھتے ہیں کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لاتے اور ان کے ناچ میں شریک ہو جاتے ہیں؟ رجال الغیب کے کیا معنی ہیں؟

اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کیسا ہے کہ ہم تاتاریوں کے روحانی محافظ ہیں؟

حلہ اہل بیت سے ہیں اور مصر میں مدفون ہیں۔

EmaanLibrary.com

کیا تاتاریوں کے بھی محافظ ہوتے ہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو کیا امت مسلم کے محافظوں کی طرح کفار کے محافظ بھی باطنی احوال اور قدرت و غلبہ رکھتے ہیں؟

یہ مزارات جو امیر المومنین علی بن ابی طالب اور ان کے صاحبزادے امام حسین علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں حقیقی ہیں یا فرضی؟ حضرت علیؓ کی قبر کہاں ہے؟

جواب

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔

الحمد للہ رب العالمین۔ "صفہ" کہ جس کی طرف اصحاب صُفّہ منسوب ہیں، مسجد نبویؐ کے شمالی سرے پر واقع تھا اس میں وہ غریب مسلمان پناہ لیتے تھے جن کے پاس نہ اہل وعیال تھے اور نہ کوئی جائے پناہ تھی تفصیل یہ ہے کہ جب مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج کے بہت سے سردار ایمان لاکر منیٰ میں بیعۃ العقبہ کر چکے اور اس طرح مسلمانوں کیلئے ایک مضبوط جائے پناہ بن گئی تو اللہ تعالیٰ نے نبی صلعم اور مومنین کو ہجرت کا حکم دیا چنانچہ مکہ اور دوسری جگہوں سے مسلمان جوق در جوق مدینہ کی طرف ہجرت کرنے لگے اور وہاں ان کی ایک بڑی جمعیت فراہم ہوگئی اس وقت مدینہ میں مومنین سابقین دو قسم کے تھے، ایک مہاجرین جو اپنے مقامات سے ہجرت کر کے آئے تھے اور دوسرے انصار جو خود مدینہ کے اصلی باشندے تھے۔

EmaanLibrary.com

بدوی اعراب وغیرہ میں جن مسلمانوں نے ہجرت نہیں کی تھی ان کا حکم دوسرا ہے۔ نیز کچھ مسلمان ایسے تھے جنہیں ان کے کافر سرداروں نے قید وبند میں ڈال کر ہجرت سے روک دیا تھا اور کچھ ایسے بھی تھے جو مغلوب ہو کر طاقتور کفار کے ساتھ رہتے تھے یہ تمام قسمیں قرآن میں مذکور ہیں اور ان کا حکم ان کے اشباہ ونظائر ہیں تا قیامت باقی ونافذ ہے۔ فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا	جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی
وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ	راہ میں جان ومال سے جہاد کیا اور
وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	جنہوں نے پناہ دی اور مدد دی وہ
وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا	باہم دوست ہیں اور جو لوگ ایمان لائے
أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ	اور ہجرت نہ کی تم پر ان کی مدد بالکل
بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا	نہیں یہاں تک کہ ہجرت کریں اور اگر
وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَّ	دین کے معاملے میں تم سے مدد خواہ ہوں
لَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ	تو تم پر ان کی مدد لازم ہے۔ بجز ان
يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ	لوگوں کے مقابلہ میں جن کے اور
فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ	تمہارے مابین عہد ہے۔ اور جنہوں
إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ	نے کفر کیا اور باہم دوست ہیں مسلمانو!
بَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ	اگر یہ کام نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ

EmaanLibrary.com

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝	اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ	جو لوگ ایمان لائے ہجرت
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ	کی اور اللہ کی راہ میں جان
تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ	وماں سے جہاد کیا اور وہ
وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ وَالَّذِيْنَ	لوگ جنھوں نے پناہ دی ،
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا	اور مدد کی وہی سچے مومن
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ	ہیں، ان کے لئے مغفرت
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ	اور باعزت رزق ہے ۔
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ	
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ	

(سورہ انفال پ ۱۰ ع ۶)

اور یہ آخری آیت مومنین سابقین کے متعلق ہے ، پھر ان لوگوں کا ذکر ہے جو قیامت تک ان کے پیچھے آنے والے ہیں ۔ فرمایا ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ	اور جو بعد میں ایمان لائے اور
وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ	ہجرت کی تمہارے ساتھ جہاد کیا
فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا	وہ تم میں سے ہیں اور قرابت دار
الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ	کتاب اللہ میں باہم نزدیک تر ہیں

EmaanLibrary.com

فِي كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورۂ انفال پ۱۰ ع ۶)

اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

اور فرمایا:۔

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الخ

مہاجرین و انصار میں سابقون اولون جنہوں نے نیکی کے ساتھ انکی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اس سے راضی ہوئے۔

اور فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا

جن لوگوں کی روح فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں، فرشتے ان سے کہتے ہیں تم کس حالت میں تھے وہ کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور تھے، وہ کہتے ہیں کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی؟ کہ تم ہجرت کر جاتے؟ ایسے لوگوں کی جگہ جہنم ہے بجز ناتواں مردوں اور

يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا

(نساء ۴ پ ۵ ع ۱۱)

عورتوں کے جو نہ کوئی حیلہ رکھتے ہیں نہ راستہ۔ ایسے لوگوں کو شاید اللہ معاف کر دے۔

ہجرت کرنے والے مسلمان دو قسم کے تھے بعض اہل وعیال کیساتھ آتے تھے اور بعض تنِ تنہا نکل کھڑے ہوتے تھے۔ انصار انہیں اپنے ہاں مہمان اتارتے تھے۔ کیونکہ انھوں نے بیعت اسی بات پر کی تھی کہ مسلمانوں کو پناہ دیں گے اور ہر طرح کی ہمدردی کریں گے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ مہاجر آتا اور اس کی مہمانی پر باہم انصار میں جھگڑا ہو جاتا ہر کوئی اسے اپنے ساتھ لیجانا چاہتا آخر قرعہ کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا تھا نبی صلعم نے مہاجرین و انصار میں اتحاد و مواخات قائم کر دی۔

مہاجرین کی تعداد بتدریج بڑھ رہی کیونکہ اسلام برابر پھیل رہا تھا اور مخلوق دین الٰہی کی حلقہ بگوش ہوتی چلی جاتی تھی۔ نبی صلعم کفار سے کبھی بذاتِ خود جہاد کرتے اور کبھی مسلمانوں کی فوجیں بھیجتے تھے اس سے بھی اسلام کو ترقی ہوتی تھی بہت لوگ صدق دل سے ایمان لاتے تھے اور بہتیرے اسلام کی، بڑھتی ہوئی قوت سے مرعوب ہو کر ظاہرا مسلمان ہو جاتے تھے۔ اس طرح مدینہ میں مہاجرین کی کثرت ہو جاتی تھی جن میں امیر غریب، صاحب عیال اور بے

EmaanLibrary.com

عیال سبھی قسم کے لوگ ہوتے تھے۔

اس صورت حال کا نتیجہ تھا کہ بعض کو رہنے کے لئے کوئی جگہ نہ ملتی تھی اور وہ مجبوراً اس صفہ میں پناہ لیتے تھے جو مسجد میں واقع تھا۔ تمام اہل صفہ ہمیشہ اکٹھا نہیں رہتے تھے، بعض شادی بیاہ کر کے الگ ہو جاتے اور گھر گرستی بنا لیتے تھے اور بعض زمانہ کی مساعدت کا بدستور انتظار کیا کرتے تھے۔ تمام اہلِ صُفّہ بیک وقت نہیں آئے تھے، بتدریج آئے تھے اور وقتاً فوقتاً کم زیادہ ہوتے رہتے تھے چنانچہ کبھی دس یا اس سے بھی کم ہوتے اور کبھی بیس، تیس، چالیس، ساٹھ، ستّر تک پہونچ جاتے۔

اصحاب صُفّہ (یعنی جنہوں نے مختلف زمانوں میں صفّہ میں پناہ لی) کی مجموعی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں، چار سو تھے اور بعض اس سے کم بتاتے ہیں۔ شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی (متوفی ۴۱۲ھ) نے اپنی کتاب "اہل صفہ" میں ان کے اسماء و حالات جمع کئے ہیں شیخ کو نسّاک وصوفیہ کے حالات، ان معتمد علیہ روایات اور ان کے ماثور اقوال جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ انہوں نے بزرگانِ سلف خصوصاً اُن تمام لوگوں کے حالات جمع کر دیئے ہیں جن کے متعلق انہیں معلوم ہوا کہ اصحابِ صفّہ میں سے تھے۔ انہوں نے ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی ہے جس میں بکثرت قیمتی فوائد ملتے ہیں۔ وہ خود بھی ایک دیندار اور صالح آدمی تھے۔ انھوں نے

EmaanLibrary.com

جو آثار روایت کئے ہیں اُن میں بڑا حصہ صحیح ہے لیکن کبھی ضعیف بلکہ موضوع آثار و احادیث بھی یہ جانتے ہوئے کہ وہ غلط ہیں، روایت کر جاتے ہیں۔ بعض حُفّاظِ حدیث نے ان کے سماع میں کلام[۱] کیا ہے۔ اسی سبب سے بیہقیؒ جب ان سے روایت کرتے تھے تو کہتے تھے "حدثنا ابو عبدالرحمٰن من اصل سماعہ" لیکن ان کے جیسے صالحین کے بارے میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ قصداً کذب بیانی کی ہو گی، بلکہ ہوتا یہ تھا کہ حفظ و مہارت کی کمی کے باعث روایت میں غلطی کر جاتے تھے تمام نُسّاک و عابد علم میں ہم پلّہ نہ تھے بعض حدیث کے حافظ و ماہر تھے جیسے ثابت البنانی، فضیل بن عیاض وغیرہ اور بعض اس درجہ کے نہ تھے اور کمزوری کی وجہ سے روایت

[۱] حافظ ذہبیؒ نے انکی تضعیف کی ہے ابن قطان کا قول ہے کہ وہ صوفیوں کیلئے حدیثیں بنایا کرتے تھے ناظرین متعجب ہوں گے کہ ایسے جلیل القدر لوگ جان بوجھ کر کیوں حدیثیں بناتے تھے، وجہ یہ ہے کہ بہت سے علماء و صوفیہ ترغیب و ترہیب کے بارے میں یہ بات جائز سمجھتے تھے اور کہتے تھے "اگر نیکی کی ترغیب اور بدی کو ترہیب کیلئے ایک جھوٹی حدیث سے کام نکلتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے مقصود ہدایت ہے صحیح حدیث سے حاصل ہو یا ضعیف اور موضوع سے" یہی وجہ ہے کہ اس باب میں بے شمار جھوٹی حدیثیں موجود اور واعظوں اور صوفیوں کی زبانوں پر رائج ہیں۔ لیکن اہل حق اس قسم کے جھوٹ کو بھی اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ مقصد کے لئے کیوں نہ ہو نا جائز بتلاتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

میں کبھی غلطی کر جاتے تھے جیسے مالک بن دینار، فرقد السبخی وغیرہ۔ ابو عبد الرحمٰن کا بھی یہی حال تھا۔ چنانچہ متکلمین صوفیہ کے جو اقوال و آثار روایت کئے ہیں، ان میں ایک بڑا حصہ علم و ہدایت کا ہے اور ایک حصہ غلط اور باطل ہے۔ یہی حال خود ان کے اپنے اجتہادات کا ہے بعض قطعاً باطل ہیں اور بعض درست ہیں۔ چنانچہ امام جعفر صادقؒ وغیرہ سے حقائق تفسیر میں جو کچھ نقل کیا ہے، موضوع ہے۔ اسیطرح اشارات کی قسم سے جو حصہ روایت کیا ہے اس میں بعض عمدہ امثال اور اچھے استدلال ہیں اور بعض بالکل لغو و باطل ہیں۔ غرضکہ شیخ ابو عبد الرحمٰنؒ نے اصحاب صفہ، زہاد سلف اور طبقات صوفیہ کے سلسلہ میں جو کچھ جمع کیا ہے اس سے جہاں بہت سے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں، اس کی باطل روایتوں سے احتیاط و اجتناب بھی ضروری ہے۔ یہی حال تمام فقہاء، زہاد، متکلمین وغیرہ کی روایات و آراء و اذواق کا ہے۔ طالب حق کو چاہیئے کہ انہیں سے وہ چیزیں چن لے جن میں علم و ہدایت و حق ہے کہ جسے لیکر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلعم مبعوث ہوئے اور وہ چیزیں چھوڑ دے جن کی بنیاد فاسد یا مشکوک آراء و اذواق پر ہے کہ جن کی ان کے ہاں بڑی کثرت ہے[۱]۔ لیکن وہ بزرگ جنہیں امت میں لسان

---

[۱] ممکن ہے کہا جائے ہم عوام ایسی کتابوں میں حق و باطل کا شناخت کیونکر کریں؟ عذر معقول ہے لیکن ایسے لوگوں کیلئے بہترین مشورہ یہ ہے کہ اس قسم کی کتابوں ہی سے پرہیز کریں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں پوری ہدایت موجود ہے۔ قرآن نے تمام کتابوں سے مستغنی کر دیا ہے۔

EmaanLibrary.com

صدق کا مرتبہ ملا ہے جن کی مدح وثنا تمام زبانوں پر ہے، تو وہ ائمہ ہدیٰ اور مصابیح دجیٰ ہیں۔ ان کی غلطیاں ان کے حق و صواب کے مقابلہ میں کم ہیں اور جتنی بھی ہیں عموماً اجتہاد کی راہ سے ہیں کہ جن میں اُن کے عذر مقبول ہیں؛ یہی وہ لوگ ہیں جو علم و عدل کی صراط مستقیم پر گامزن ہیں ظلم و جہل سے اتباعِ ظن سے اور ہوا و نفس کی پیروی سے کوسوں دور ہیں

فصل

کیا اصحابِ صفّہ بھیک مانگتے تھے

اصحاب صفّہ اور دوسرے غریب مسلمانوں کی بابت وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صاف صاف دیدیا ہے کہ مستحق صدقہ اور مستحق فیئ کون لوگ ہیں۔ فرمایا:

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا

الر اگر تم اپنی خیرات ظاہر کر دو تو اچھا ہے اور اگر اسے چھپاؤ اور فقیروں کو دیدو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور دور کرے گا تمہاری برائیاں..

EmaanLibrary.com

تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۞ وَمَا تُنۡفِقُوۡا
مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ
اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا
مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا
تُظۡلَمُوۡنَ لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ
اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا
يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ
يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ
مِنَ التَّعَفُّفِ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ
لَا يَسۡـئَلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ۔

(بقرہ پ۳ ع ۵)

... اور جو کچھ مال تم خرچ کرو تمہارے
اپنے لئے ہے، اور نہ خرچ کرو مگر
رضا الٰہی کے واسطے اور جو کچھ مال خرچ
کرو گے تمہیں پورا مل جائے گا۔ اور
تم پر ظلم نہ ہوگا۔ خیرات ان فقیروں
کیلئے ہے جو اللہ کی راہ میں چلنے کی وجہ
سے بند کئے گئے ہیں، زمین پر چل پھر نہیں
سکتے انہیں بے سوالی کی وجہ سے جاہل
مالدار خیال کرتا ہے تم انہیں ان کے چہرے
سے پہچان لو گے وہ لوگوں سے اصرار کر کے
نہیں مانگتے۔

اور فرمایا:

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ
اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ
يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا
وَّيَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ
اُولٰٓـئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ (حشر پ۲۸ ع ۱)

(مالِ فئی) اُن فُقراء مہاجرین کیلئے ہے
جو اپنے گھر بار سے نکال دیئے گئے ہیں
اللہ کا فضل و رضامندی چاہتے ہیں
اور مدد دیتے ہیں خدا اور اس کے رسول
کو یہی لوگ سچے ہیں۔

EmaanLibrary.com

اصحاب صُفّہ اور دوسرے غریب مسلمان اگر حالات مساعد پاتے تو ضرور کسب معیشت کرتے تھے اور اس سے اس چیز میں کوئی خلل نہ پڑتا تھا جو خدا کی نظر میں کسب سے زیادہ محبوب ہے۔ لیکن اگر خدا کی راہ میں چلنے کی وجہ سے معیشت کے تمام دروازے بند پاتے اور باوجود کوشش کے مجبور ہو جاتے تو پھر وہ کرتے تھے جس سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی قربت حاصل ہو۔

اصحابِ صفّہ اسلام کے مہمان تھے نبی صلعم کے گھر میں جو کچھ میسّر ہوتا انھیں بھیجدیا جاتا کیوں کہ وہ اکثر اوقات غریب ہوتے اور اتنا نہ رکھتے تھے کہ اپنی روزی پیدا کر سکیں۔ رہا لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنا، تو اس بارے میں ان کا طریقہ وہی تھا، جس پر رسول اللہ صلعم نے صحابہ کی تربیت کی تھی یعنی مستغنی کیلئے سوال[1] حرام قرار دیدیا تھا الّا یہ کہ اپنا حق مانگتے مثلاً حاکم سے سوال کرے کہ اللہ کے مال میں سے میرا حق دلاؤ۔ رہا محتاج تو اگر کوئی چارہ کار باقی نہ رہے تو اجازت دی ہے کہ صالحین اور مالداروں سے سوال کرے بشرطیکہ احتیاج واقعی ہو۔ اس باب میں سنت یہ تھی کہ آپ نے اپنے خواص

[1] سوال سے صرف یہی مطلب نہیں ہے کہ زبان یا ہاتھ سے مانگا جائے بلکہ اپنی ایسی وضع بنانا یا ایسی زندگی اختیار کرنا کہ جسے دیکھ کر لوگ خواہ مخواہ دیں سوال میں داخل ہے جیسا کہ بہت سے نام نہاد فقرا اور مشائخ کرتے ہیں اور "نذر" کے نام سے مسلمانوں کا روپیہ ناجائز طور پر کھاتے ہیں کاش کہ وہ جانیں کہ یہ "سحت" ہے اور خدا کی نظر میں بہت مکروہ ہے۔

EmaanLibrary.com

اصحابؓ کو سوال کرنے سے بالکل منع کر دیا تھا حتیٰ کہ ان میں سے اگر کسی کے ہاتھ سے درہ گر جاتا تھا تو کسی سے نہ کہتا تھا "اٹھادو" اس سلسلہ میں بکثرت احادیث وآثار واقوال علماء موجود ہیں جنکی تفصیل کا یہ فتوےٰ متحمل نہیں مثلاً

آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا:

ما اتاك من هٰذا المال وانت غیر سائل له ولا مشرف فخذه والّا فلا تتبعه نفسك[1]	جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ نہ تم نے اسے مانگا نہ اس کیلئے للچائے تو لے لو جو اس طرح نہ ہو اُس کا خیال نہ کرو

اور فرمایا:-

من یستغن یغنه الله ومن یستعفف یعفه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء خیرا اوسع من الصبر[2]	جو استغنا چاہتا ہے خدا اسے مستغنی کرے گا جو سوال سے بچنا چاہتا ہے خدا اسے بچائے گا، جو صبر کرنا چاہتا ہے خدا اسے صبر دے گا۔ صبر سے بڑا عطیہ کسی نہیں ملا۔

اور فرمایا:

وَمَنْ سأل الناس وله ما یغنیه	جس نے لوگوں سے اس حالت میں سوال

---

[1] صحیحین وغیرہ [2] صحیحین

EmaanLibrary.com

جاءت مسئلته خدوشا (او خموشا او کدوشا) فی وجھه[1]

کیا کہ اس کے پاس ضرورت بھر کا ہے، تو اس کا یہ سوال (قیامت کے دن) اسکے چہرے پر خراش بن کر ظاہر ہوگا

اور فرمایا:

لان یاخذ احدکم حبله فیذهب فیحتطب خیرله من ان یسئل الناس اعطوه ام منعوه[2]

اگر تم اپنی رسی لے کر جاؤ اور لکڑی چن لاؤ تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگو' دیں یا نہ دیں'

وغیرہ احادیث

رہی یہ بات کہ کس قدر مانگنا جائز ہے تو خود اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ و خضرؑ کے قصہ میں بتا دیا ہے کہ دونوں ایک آبادی میں پہنچے اور "کھانا" مانگا نبی صلعم نے اس کی مزید تشریح فرمادی ہے کہ:

لاتحل المسئلة الا لذی الدم موجع او غرم مفظع او

سوال صرف اس شخص کے لئے جائز ہے جیسے کوئی سخت بیماری ہو یا

---

[1] احمد اور اصحابِ سنن نے روایت کی ہے اس میں "غنی" کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ پچاس درہم پاس ہوں۔ گو موجودہ زمانہ میں یہ رقم "مستغنی" نہیں کرسکتی کیونکہ ضروریات بہت ہیں اور گراں ہیں، تاہم اس وقت بھی ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کتنی رقم ہونے کی صورت میں انسان دوسروں سے مستغنی ہوسکتا ہے

EmaanLibrary.com

فقر مدقع جسے بھاری قرض ہو یا فاقہ کشی میں مبتلا ہو

اور جیسا کہ قبیصہ بن مخارق الہلالی سے فرمایا:

یا قبیصة لا تحل المسئلة الا لثلاثة: رجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فسأل حتى يجد سدادا من عيش ثم يمسك ورجل يحمل حمالة فيسأل حتى يجد حمالته ثم يمسك وما سوى ذالك من المسئلة فانما هو سحت اكله صاحبه سحتا۔	اے قبیصہ سوال صرف تین شخصوں کے لئے جائز ہے: جس کے مال کو کسی آفت نے نازل ہو کر تباہ کر ڈالا اور اس نے سوال کیا یہاں تک کہ روزی مل گئی پھر رک گیا اور وہ شخص جس پر بار ہے پس اس نے سوال کیا یہاں تک کہ بار اتر گیا پھر رک گیا۔ اس کے علاوہ جو سوال ہے حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

رہی بھیک اور دریوزہ گری تو نہ صحابہؓ میں اور نہ اہل صفہ میں اور نہ سلف میں کسی اور کا یہ پیشہ تھا کہ زنبیل یا جھولی لیکر دربدر بھیک مانگے، اس پر اکتفا کر کے بیٹھ جائے اور دوسرے راستہ سے رزق پیدا نہ کرے اسی طرح کوئی صحابی ایسا نہ تھا جو زائد مال رکھتا ہو اور زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو یا اپنا مال اللہ کی راہ میں اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں خرچ کرنے سے جی چراتا ہو۔ خدا کی راہ میں بخل، ادائے حقوق میں تساہل حدود اللہ سے تجاوز، یہ ظالموں کی

EmaanLibrary.com

صفات ہیں، صحابہ ان سے بالکل پاک تھے ان کی تو وہ شان کہ خود رب العزت نے قرآن میں تعریف کی ہے۔

فصل

کیا اصحاب صفہؓ نے مسلمانوں سے جنگ کی؟

جو شخص یہ کہے کہ صحابہ عام اس سے کہ اصحاب صفہ ہوں یا کوئی اور یا تابعین یا تبع تابعین میں سے کسی شخص نے بھی کفار کی حمایت کی اور ان کی طرف ہو کر رسول اللہ صلعم یا آپ کے اصحاب سے جنگ کی یا اسے جائز سمجھا یا خود یہ خیال کرتا ہو کہ اس طرح کی جنگ جائز ہے تو وہ شخص کج رو ہے، گمراہ ہے، بلکہ کافر ہے، اس سے توبہ کرانا واجب ہے، اگر انکار کرے تو اس کا قتل ضروری ہو

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (نساء پ ۵ ع ۱۴)

ہدایت جان لینے کے بعد جو کوئی رسولؐ سے مخالفت کرے اور مسلمانوں کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کرے ہم اُسے ادھر متوجہ کریں گے جدھر متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے

EmaanLibrary.com

اصحاب صفہ اور ان کے امثال "قراء" کے جن کے قاتلوں پر نبی صلعم نے قنوت میں بددعا کی صحابہؓ میں اعظم ترین ایمان والے رسولؐ خدا کے ساتھ جہاد کرنے والے اللہ اور اس کے حبیبؐ کی نصرت میں مر مٹنے والے لوگ تھے خود اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (حشر پ ۲۸ ع ۴)	(مال فیئ) ان فقراء مہاجرین کیلئے ہے جو اپنے گھر بار سے نکال دیئے گئے ہیں، اللہ کا فضل و رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں وہی لوگ سچے ہیں۔

اور فرمایا:

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ	محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں، کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں انہیں رکوع و سجود کرنیوالا پاتے ہیں، ان کی علامت سجدہ کے اثر سے ان کے چہروں پر ہے، انکی یہی صفت توراۃ و انجیل میں ہے مثل کھیتی کے

EmaanLibrary.com

فِي التَّوْرٰاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط (پ ۲۶ ع ۱۲)

جس نے اپنی سوئی نکالی پھر قوی کی پھر موٹی ہوئی پھر اپنی جڑ پر قائم ہو گئی، اچھی لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو تاکہ ان کے (مسلمانوں کے) ذریعہ کفار کو غصہ دلائے۔

اور فرمایا

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (مائدہ پ ۶ ع ۱۲)

اے وہ جو ایمان لائے تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جس سے اُسے محبت ہو گی اور جو اس سے محبت کریں گے مومنین پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈریں گے

نبی صلعم نے متعدد غزوات میں شرکت کی جن میں سے نو میں لڑائی ہوئی مثلاً بدر، اُحد، خندق، حنین۔ بدر میں خدا نے مسلمانوں کو باوجود کمزور ہونے کے فتحیاب کیا، اُحد میں مغلوب ہوئے حنین میں پہلے شکست کھائی پھر لوٹے تو مظفر و منصور لوٹے خندق میں محصور رہے

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرت سے بغیر کسی بڑی جنگ کے دشمنوں کو پراگندہ کیا، تمام جنگوں میں مومنین جن میں اصحابِ صُفّہ اور دوسرے صحابہ سبھی ہیں، نبیؐ کے ساتھ ہوتے تھے انہوں نے ایمان کے بعد کفر وکفار کی طرف سے کبھی بھی جنگ نہیں کی اس کے خلاف سمجھنا اور کہنا سخت گمراہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ اس طرح کی باتیں کہنے والے مومن، منافق ہیں منافقوں کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ ہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان میں زہد و عبادت بھی پائی جاتی ہے مگر ساتھ ہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تک پہونچنے کا راستہ ایمان واتباع رسولؐ کے علاوہ ہے اور کہتے ہیں کہ اولیائیں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو رسول کی پیروی سے بے نیاز ہیں جس طرح خضرؑ حضرت موسیٰ کی پیروی سے بے نیاز تھے۔ ان میں ایسے منافق بھی ہیں جو اپنے شیخ یا عالم یا بادشاہ کو نبی صلعم پر علی الاطلاق یا بعض وجوہ سے فضیلت دیتے ہیں۔ یہ لوگ درحقیقت کافر ہیں اور قیامِ حجّت کے بعد ان کا قتل واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کو تمام جہان کے لئے مبعوث کیا عام اس سے کہ جن یا انس، زاہد ہوں یا بادشاہ غرض کوئی بھی آپ کی پیروی سے مستغنی نہیں۔ رہا موسیٰؑ اور خضرؑ کا مغالطہ تو چونکہ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے لئے رسول تھے اس لئے خضر پر ان کی اتباع واجب نہ تھی، چنانچہ انہوں نے ان سے صاف کہدیا تھا:

اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِنَ اللّٰہِ — مجھے خدا کی طرف سے ایک علم ملا ہے

EmaanLibrary.com

عَلَّمَنِیْہِ اللّٰہُ لَا تَعْلَمُہٗ عَلٰی عِلْمٍ مِّنَ اللّٰہِ عَلَّمَکَہُ اللّٰہُ لَا اَعْلَمُہٗ (بخاری)

جو اس نے مجھے سکھایا ہے اور تم اسے نہیں جانتے (اسی طرح) تمہیں خدا کی طرف سے ایک علم ملا ہے جو اس نے تمہیں سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا)

لیکن حضرت محمد صلعم کی حیثیت یہ نہ تھی، آپ کسی خاص گروہ یا قوم کی رہبری کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے آفتاب ہدایت بنا کر بھیجے گئے تھے چنانچہ فرمایا :

وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ

نبی خاص اپنی قوم کے لئے بھیجا جاتا تھا لیکن میں تمام آدمیوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قل یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہدو اے لوگو میں تم سب کیلئے اللہ کا رسول ہوں (وہ اللہ) جسے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت حاصل ہے

(اعراف پ ۹ ع ۱۰)

اور فرمایا :

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً

ہم نے تجھے تمام لوگوں کیلئے بشارت

EmaanLibrary.com

لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا (پ۲۲ ع ۹) بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جو کہتے ہیں اللہ کو تمام مخلوق رب اور پروردہ مانتی ہے، دین الٰہی موافقت قدر کے سوا اور کچھ نہیں بت پرستی و خدا پرستی، شرک و خلوص عبادت، رجوع الی ماسوی اللہ اور حنیفیت، انبیا و صحف سماویہ پر ایمان اور اُن سے کفر و اعراض سب برابر ہیں۔ یہ منافق ان لوگوں کو جو ایمان لائے عمل صالح پر کاربند رہے اور ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا اور زمین کو فساد سے بھر دیا یکساں سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک متقین و فجار اور مسلمین و مجرمین ایک ہیں، وہ ایمان و تقویٰ اور عمل صالح و حسنات کو بمنزلۂ کفر و عصیان کے قرار دیتے ہیں۔ اہلِ جنت کو مثلِ اہل جہنم کے اولیاء اللہ کو مثلِ اعداء اللہ کے سمجھتے ہیں پھر اسے کبھی رضا بالقدر قرار دیتے ہیں اور کبھی توحید و حقیقت بتلاتے ہیں ان کی گمراہی کی بنیاد اس بڑی گمراہی پر ہے کہ خدا کے ہاں جو چیز مطلوب ہے وہ توحید ربوبیت ہے کہ جس سے کسی مخلوق کو بھی انکار نہیں، مومنین بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مشرکین بھی اس کا اقرار کرتے ہیں، بنابریں توحید ربوبیت "حقیقت کونیہ" جس کے تسلیم کر لیتے کے بعد سب ہم درجہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اصل یہ ہے کہ یہ گمراہ ان لوگوں میں سے

EmaanLibrary.com

ہیں جن کی بابت خبر دی گئی ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ (حج پ۱۷ ع ۹)	بعض لوگ ایسے ہیں جو کگر پر سے خدا کی عبادت کرتے ہیں اگر اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے مطمئن ہوتے ہیں اگر امتحان میں پڑتے ہیں، الٹے پھر جاتے ہیں۔ ان کی دنیا و آخرت دونوں ضائع ہوئے۔

اور ان کے غلاۃ تو اس میں یہاں تک غلو کرتے ہیں کہ کفار کے قتال کو قتال اللہ قرار دیتے ہیں اور کفار و فجار اور بتوں کو خود ذات الٰہی میں سے بتاتے اور کہتے ہیں" اس کے وجود میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جو کچھ ہے وہی وہ ہے" یعنی جتنی بھی مصنوعات ہیں سب صانع ہیں۔

اور بھی کہتے ہیں :

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ (انعام پ۸ ع ۵)	اگر خدا چاہتا نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے بزرگ اور نہ کسی چیز سے محروم ہوتے۔

اور کہتے ہیں :

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ	کیا ہم اُسے کھلائیں جسے اگر خدا

EmaanLibrary.com

اَطْعَمَهٗٓ (یٰسٓ پ۲۳ ع ۲) چاہتا ضرور کھلاتا۔

وغیرہ اقوال وافعال جو یہود و نصاریٰ بلکہ مشرکین و مجوس اور جملہ کفار کے اقوال وافعال سے بھی بدتر ہیں بلکہ وہ فرعون و دجال وغیرہ کے اقوال و افعال کی جنس سے ہیں، جو رب السماوات والارض اور رب العلمین کا انکار کرتے ہیں یا کہتے ہیں" ہم ہی اللہ ہیں یا اللہ ہم میں حلول کئے ہوئے ہے"۔

یہ لوگ کتنا ہی ادعائے اسلام کریں اسلام کی اصل الاصول یعنی شہادت " لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کے منکر ہیں کیونکہ جو توحید مطلوب و واجب ہے یہی ہے کہ صرف خدائے واحد کی پرستش کی جائے اور کسی چیز کو بھی اس کے ساتھ شریک نہ کیا جائے نہ اسکی الوہیت میں نہ اس کی ربوبیت میں۔ رہی محض توحید ربوبیت یعنی یہ اقرار کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے ، تو مشرکین بھی اس کے قائل تھے لیکن باوجود توحید ربوبیت پر ہونے کے مشرک قرار دیئے گئے۔ چنانچہ فرمایا :

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ (یوسف پ۱۳ ع۶)

ان میں سے اکثر شرک کرتے ہوئے ہی اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں" اُن سے پوچھو آسمان و زمین کس نے پیدا کئے! کہدیں گے" اللہ نے! لیکن اس پر بھی غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ قرآن میں ہے :

EmaanLibrary.com

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ	اگر ان سے پوچھو کس نے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ	وزمین پیدا کئے۔ کہہ دیں گے خدا
اللّٰهُ (پ۲۱ ع ۱) قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ	نے۔ پوچھو، زمین اور جو کچھ اس
وَمَنْ فِيْهَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ	میں ہے کس کا ہے ... کہہ دیں گے
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۝ قُلْ اَفَلَا	اللہ کا ....
تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ	پوچھو، ساتوں آسمانوں کا اور عرش
السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ	عظیم کا رب کون ہے؟ کہہ دیں گے
الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ	اللہ ....
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ	پوچھو، کس کے ہاتھ میں ہر چیز کا قبضہ
مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ	ہے اور پناہ دیتا ہے اور اس کے
وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ	مقابلہ میں پناہ نہیں دی جاتی .....
تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ	کہہ دیں گے خدا ....
قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ (پ۱۸ ع ۵)	

پس کفار و مشرکین بھی اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی آسمانوں، زمینوں اور تمام کائنات کا خالق ہے۔ کفار میں کوئی ایک بھی نہیں جس نے خدا کی ذات و صفات و افعال میں کسی دوسرے کو اس کا بالکل مساوی شریک گردانا ہو۔ چنانچہ آتش پرست مجوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ماننے والے

EmaanLibrary.com

نصاریٰ، ستاروں اور فرشتوں کے پرستار صابی، انبیا، وصالحین کی پوجا کرنے والے جاہل، بتوں اور قبروں پر جھکنے والے غافل، کوئی بھی نہیں جو غیر اللہ کو ہمہ وجوہ خدا کا ہم پلہ شریک مانتا ہو بلکہ باوجود اپنے کفر و شرک کی مختلف شکلوں کے سب کے سب رب العزت کا اقرار کرتے اور اس کی ذات وصفات وافعال میں کسی کو بالکل اس کا مثیل نہیں مانتے لیکن اس پر بھی خدا کی شریعت میں کافر ومشرک بتائے گئے ہیں کیونکہ اگر ربوبیت میں نہیں تو الوہیت میں تو شرک کرتے ہیں اور اس کے ساتھ غیروں کو معبود ٹھہراتے ہیں، ان کی پرستش کرتے ہیں۔ انھیں شریک یا شفیع سمجھتے ہیں۔ یہ اس کی ربوبیت میں بھی دوسرے درجہ کا شرک کرتے ہیں یعنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کائنات کا خدائے حی وقیوم کے علاوہ ایک اور رب اور پروردہ بھی ہے۔ جو خدا ہی کی مخلوق ہے اور اسی کی ربوبیت سے فیضیاب ہوتا ہے۔

لیکن رب السمٰوات والارض کو یہ شرکت بھی منظور نہیں، اس کی مشیئت و حکم یہی ہے کہ میری عبادت میں اور میری ربوبیت میں کسی کو شریک نہ بناؤ بلکہ تنہا میری ہی بے میل پرستش کرو۔ چنانچہ اپنے تمام نبیوں اور اپنی تمام کتابوں کے ذریعہ اس نے یہی پیغام اور حکم بھیجا ہے کہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کرو۔

فرمایا :-

EmaanLibrary.com

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (انبیا ۲۱ پ۱۷ ع ۲)

تم سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں
بھیجا کہ جس کو وحی نہ کی ہو کہ بجز میرے
کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو

اور فرمایا :

وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ
(زخرف ۴۳ پ۲۵ ع ۳)

اپنے پہلے رسولوں سے پوچھو کہ کیا
ہم نے رحمٰن کے علاوہ اور معبود مقرر
کئے ہیں کہ جن کی عبادت کی جائے

اور فرمایا :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ
مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ
حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ
(نحل ۱۶ پ۱۴ ع ۱۱)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ
کی عبادت کرو اور شیطان سے اجتناب
کرو پس ان میں سے بعض کو اللہ نے
ہدایت کی اور بعض پر گمراہی چھا گئی

اور فرمایا :

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ
الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ

اے رسولو، طیبات کھاؤ اور نیک
کام کرو میں تمہارے عمل سے واقف
ہوں اور یہ تمہاری امت ایک ہی

EmaanLibrary.com

اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ — امت ہے۔ اور میں تمہارا رب
اَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ (مومنون ۲۳ پ۱۸ ع۴) ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو۔

یہ (یعنی توحید) اسلام کی پہلی اصل تھی، اس کے بعد ہی دوسری اصل ہے اور وہ تصدیق رسالت و اطاعت رسولؐ ہے۔ شروع سے لیکر آخر تک تمام انبیا رمثلاً نوح و ہود و صالح (علیہم السلام) سب نے آکر یہی دعوت دی کہ:

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ — خدا کی عبادت کرو اس سے ڈرو
وَاَطِیْعُوْنِ (نوح ۷۱ پ۲۹ ع۹) — اور میری اطاعت کرو۔

پس جس کا یہ عقیدہ نہیں کہ محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں، تمام جہانوں کے لئے ہادی بنائے گئے ہیں تمام مخلوق پر آپ کی اتباع و پیروی واجب کر دی گئی حلال وہی ہے جو آپ نے حلال کیا۔ حرام وہی ہے جسے آپ نے حرام بتایا۔ دین الٰہی وہی ہے جس کی آپ نے تبلیغ کی، تو ایسا شخص کافر ہے اور ان منافقین و کفار کے زمرہ میں شامل ہے جو آپ کے دین و شریعت و اطاعت سے سرکشی کو (اگرچہ کسی حیثیت سے ہو) جائز رکھتے اور دین اللہ کی تخریب میں کفار و فجار کی اعانت و نصرت روا جانتے ہیں۔

جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اصحابِ صفّہ نے رسول اللہ سے قتال کیا یا کہا کہ ہم تو اللہ کے ساتھ ہیں، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ ہے، ہم بھی اسی کے

EmaanLibrary.com

ساتھ ہیں" تو وہ سراسر مفتری کذاب ہے۔ ان گمراہوں کی مراد امرِ الٰہی اور حقیقتِ دینیہ کو چھوڑ کر وہی حقیقت کونیہ" ہے جس کی طرف ہم ابھی اشارہ کر چکے ہیں۔ اہلِ تصوّف و فقر میں اسطرح کے استدلال کرنے والے وہی لوگ ہیں جو کفار و فجار سے ساز باز رکھتے ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں، اپنی روح و قلب و توجہ سے ان کی حفاظت کرتے ہیں، شریعتِ محمدیہؐ سے خروج اپنے لئے بالکل مباح سمجھتے ہیں اور پھر یہ اعتقاد و دعوی بھی رکھتے ہیں کہ ہم اولیاء اللہ ہیں! حالانکہ وہ از سرتا پا ضلالت و گمراہی کا مجسمہ ہیں اگرچہ کتنے ہی زہد و عبادت کی نمائش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کو مومن کا اور کافر کو کافر کا ولی و مددگار بنا دیا ہے نبی صلعم نے مارقین اسلام سے مقاتلہ کا حکم دیا ہے حالانکہ ان کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ خود ہی فرما دیا:۔

یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم وقراءتہ مع قراءتھم	تم اپنی نماز ان کی نماز کے سامنے اور اپنا روزہ ان کے روزے کے سامنے اور اپنی تلاوت ان کی تلاوت کے سامنے حقیر جانو گے۔

لیکن ان کی حقیقت کیا تھی؟

یقرؤن القران لایجاوز	قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے

EmaanLibrary.com

حناجرهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية — آگے نہ بڑھے گا۔ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جس طرح تیر چلّہ سے نکل جاتا ہے۔

اس لئے حکم دیا:

اینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجر عند الله لمن قتلهم یوم القیمة لئن ادرکتهم لاقتلنهم قتل عاد — جہاں کہیں انھیں پاؤ قتل کرو کیونکہ ان کے قتل میں قاتل کے لئے خدا کے ہاں قیامت کے دن ثواب ہے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کردوں گا۔

چنانچہ امیر المومنین علی بن ابی طالب نے اس فرمانِ نبوی کی تعمیل کی جب یہ گروہ ظاہر ہوا، شریعتِ محمدی سنت نبوی اور جماعتِ امت مرحومہ سے باہر ہوگیا تو امیر المومنین نے تلوار اٹھائی اور مقاتلہ کیا۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ شریعت میں اُن لوگوں کا کیا حکم ہوگا جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ مومنین، کفار کی طرف سے خود رسول اللہ پر تلوار چلاتے تھے؟

اسی طرح ان کذابوں کی یہ روایت بھی سراسر افترا ہے کہ اصحاب صفہ کو سب معلوم ہوگیا تھا جو اللہ نے اپنے رسول صلعم سے معراج کی رات فرمایا تھا۔ حالانکہ بقول ان کے خدا نے تاکید کردی تھی کہ اسے کسی پر ظاہر نہ کریں۔

EmaanLibrary.com

مگر جب صبح ہوئی تو اصحابِ صفہ میں اس کا چرچا پایا اس پر آپ بہت کبیدہ ہوئے، مگر خدا نے فرمایا۔ ہاں میں نے تجھے اس کے اظہار کی ممانعت کی تھی، لیکن خود میں نے جو تیرا خالق و معبود ہوں اُسے اصحاب صفہ پر کھول دیا" اور یہ اس طرح کی تمام روائتیں سراسر کذب وافترا بلکہ کفر سے بھی زیادہ سخت ہیں اس سفید جھوٹ سے بڑھ کر بھی کوئی جھوٹ ہوگا کہ معراج کے قصہ میں یہ فرضی واقعہ اصحاب صفّہ سے منسوب کر دیا گیا؟ معراج مکہ میں ہوئی تھی جہاں صفّہ اور اصحاب صفّہ کا وجود بھی نہ تھا۔ معراج مکّہ میں ہونا مسلّم ہے۔ خود قرآن میں ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ	پاک ہے وہ جو اپنے بندے کو ایک
لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی	رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا کہ
الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا	جس کے گرد ہم نے برکت دی ہے۔

حَوْلَہٗ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۱)

یہی حال ان گمراہوں کی اس جھوٹی روایت کا ہے جس میں حضرت عمرؓ کا یہ کہنا بیان کرتے ہیں کہ

کان النبی صلعم یتحدث	نبی صلعم اور ابو بکرؓ باتیں کرتے تھے اور
ھو و ابو بکر و کنت کالزنجی	میں ان کے مابین زنگی کی طرح ہوتا تھا
بینھما	

EmaanLibrary.com

حالانکہ یہ بھی ایک صریح بہتان ہے۔ پھر لطف یہ کہ ایک طرف حضرت عمرؓ کو جو حضرت صدیق کے بعد افضل خلق تھے اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ اور یارِ غار کی گفتگو بالکل نہ سمجھ سکتے تھے بلکہ ایک ان پڑھ زنجی کی طرح بیٹھے ادھر ادھر دیکھا کرتے تھے اور دوسری طرف خود اپنے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ باوجود غیر موجود ہونے کے انہوں نے وہ گفتگو سنی اور خوب سمجھ لی!

پھر ان دجالوں میں سے ہر دجال اپنی ضلالت و کفریات کو علم الاسرار و حقائق قرار دیتا اور اپنی ہوا و ہوس کے مطابق ان کی تفسیر و تشریح کرتا ہے، حالانکہ ان کفریات سے انکی اصلی غرض یا تو اتحاد ہے یا تعطیل شریعت

یہی حال ان کفریہ دعووں کا بھی ہے جو نصیریہ، اسماعیلیہ، قرامطہ، باطنیہ، اور حاکمیہ وغیرہ گمراہ فرقے کرتے تھے۔ وہ دین اسلام کے صریح خلاف ہیں اور انہیں حضرت علیؓ ابن طالب یا امام جعفر صادق وغیرہ ائمہ اہلِ بیت کی طرف منسوب کرنا صریح بہتان ہے۔

آئمہ اہل بیت اور دوسرے اولیاء اللہ پر اس قدر افترا پردازی کی رغبت ان دشمنانِ دین و شریعت کو اس وجہ سے ہوئی کہ اہل بیت کو چونکہ رسول مقبول صلعم سے قرابت نسبی اور اولیاء اللہ و صالحین کو قرابتِ اتصال و اتباع حاصل ہے اور اس لئے وہ امت محمدیہ میں عام طور پر مقبول و محترم ہیں، لہذا اپنی گمراہی و ضلالت کو خوشنما و مقبول بنانے کے لئے انہوں نے ہر چیز کو ان لوگوں

EmaanLibrary.com

سے منسوب کر دی، اور بہتوں نے ان کے معاملہ میں اس قدر غلو کیا کہ انہیں معبود بنادیا اور ان سے منسوب گمراہیوں کو کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع سلف صالح بلکہ خود اہل بیت و اولیاء اللہ کے حقیقی اجماع پر ترجیح دیدی۔

فصل

کیا اصحاب صفہ تمام صحابہؓ سے افضل تھے

رہا اصحاب صفہ کو عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابہ پر فضیلت دینا، تو یہ سخت غلطی و گمراہی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس امت میں اس کے نبیؐ کے بعد سب سے افضل ابوبکرؓ پھر عمر فاروقؓ ہیں جیسا کہ خود امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ سے موقوفاً و مرفوعاً اور جیسا کہ کتاب سنت اور اجماع سلف صالح و ائمہ علم و سنت سے ثابت ہے۔ صاحبینؓ کے بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا درجہ ہے پھر بقیہ اہل شوریٰ: طلحہ بن عبید اللہؓ، زبیر بنؓ العوام، سعد بن ابی وقاصؓ، عبد الرحمٰنؓ بن عوف اور انکے ساتھ ابو عبیدہؓ بن الجراح امین ہذہ الامہ اور سعیدؓ بن زید کا درجہ ہے، یہی لوگ عشرہ مبشرہ ہیں اور ان کے حق میں جنت کی شہادت و بشارت موجود ہے۔

EmaanLibrary.com

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صاف فرمایا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ	تم میں سے جنھوں نے فتح سے پہلے
مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ	خرچ کیا اور لڑائی کی وہ زیادہ بڑے
اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ	درجے والے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے
الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ	بعد میں خرچ کیا اور لڑائی کی اور ہر
وَقَاتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ	ایک سے اللہ نے بہتری وعدہ
الْحُسْنٰی (پ ۲۷ ع ۱۷)	کیا ہے۔

اس آیت میں خدا نے اُن مومنین سابقین کو جنھوں نے فتح حدیبیہ سے پہلے جان و مال سے جہاد کی طرف پیش قدمی کی ان مومنین پر فضیلت دی ہے۔ جو ان کے بعد آئے ہیں۔ اور فرمایا:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	البتہ خدا مومنین سے راضی ہوا جب
اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ	وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کرتے تھے
	(فتح پ ۲۶ ع ۱۱)

اور فرمایا

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ	مہاجرین و انصار میں سے سابقون اولون
مِنَ الْمُہٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ	اور جنھوں نے ان کی نیکی کے ساتھ
وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ	اتباع کی الخ (توبہ پ ۱۱ ع ۲)

اصحاب بدر کی فضیلت اس قدر ثابت ہے کہ سب سے ممتاز ہو گئے ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ اور اس کے رسول نے فضیلت دی ہے ان میں اہلِ صفہ اور باقی دوسرے صحابہؓ داخل ہیں، عشرہ مبشرہ میں کوئی بھی صفہ میں نہ تھا، بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ جن کے تعلق سے کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ صفہ میں رہے تھے۔ رہے اکابر مہاجرین و انصار مثلاً خلفاءؓ راشدین، سعدؓ بن معاذ، اسیدؓ بن الحضیر، عبادؓ بن بشر، ابوایوبؓ انصاری، معاذؓ بن جبل، ابی بن کعبؓ وغیرہ تو ان میں سے کوئی بھی صفہ میں نہ تھا اصحابِ صفہ عموماً فقراء مہاجرین میں سے تھے، انصار اپنے وطن میں تھے اور اپنی کفالت خود کرتے تھے

اس وقت کوئی بھی اصحابِ صفہ یا کسی دوسرے انسان سے کوئی نذر یا منت نہ مانتا تھا۔

فصل

کیا اصحابِ صفہ کو حال آتا تھا

رہا سیٹیوں، تالیوں اور ربانی قصائد سننے کے لئے جمع ہونا عام اس سے کہ سرود کے ساتھ یا بغیر سرود کے تو یہ فعل نہ صحابہ نے کیا نہ اہلِ صفہ نے نہ سلف صالح کی کسی اور جماعت نے بلکہ تابعین، تبع تابعین بلکہ قرون ثلاثہ جو بموجب حدیث نبویؐ۔

EmaanLibrary.com

خیر القرون قرنی الذی | بہترین زمانہ وہ ہے جسمیں میں مبعوث کیا
بعثت فیہم ثم الذین یلونھم | گیا پھر وہ جو ان کے بعد ہے پھر وہ جو
ثم الذین یلونہم | ان کے بعد۔

خیر القرون میں کسی نے بھی نہیں کیا۔ صدر اول میں کوئی شخص بھی اس قسم کے سماع کے لئے جمع نہ ہوتا تھا نہ حجاز میں، نہ شام میں نہ یمن میں نہ عراق میں نہ مصر میں نہ خراسان میں نہ مغرب اقصیٰ میں البتہ ایک سماع ضرور ایسا تھا جس کے لئے ان کا اجتماع ہوا کرتا تھا اور وہ قرآن کا سماع تھا نہ کہ تالیوں باجوں اور ہاؤ ہو کا سماع۔ چنانچہ جب صحابہ (اصحاب صفہ ہوں یا دوسرے) یکجا ہوتے تو ایک سے کہتے قرآن پڑھو وہ تلاوت شروع کرتا۔ اور باقی سب سنتے

روایت ہے ایک مرتبہ نبی صلعم کا اصحاب صفّہ کی طرف سے گذر ہوا ان میں ایک شخص قرآن پڑھ رہا تھا آپ ان کے ساتھ قرآن سننے کے لئے بیٹھ گئے حضرت عمرؓ ابو موسیٰؓ سے کہا کرتے تھے" یا ابا موسیٰ ذکرنا ربّنا (ابو موسیٰ ہمیں ہمارے رب کی یاد دلاؤ) چنانچہ وہ قرأت کرتے تھے اور سب سنتے تھے۔

یہ کہنا صریح کذب و بہتان ہے کہ اصحاب صفّہ کے لئے کوئی خاص حاد (گویا) جو اصلاح قلوب کے لئے ربانی قصائد گاتا تھا۔ یا یہ کہ ایک مرتبہ انہیں بعض اشعار پر وجد آگیا اور کپڑے پھاڑ ڈالے۔ یا یہ کہ ان کی مجلس

EmaanLibrary.com

میں یہ شعر گائے گئے۔

قد لسعت حیة الهوی کبدی ؛ فلا طبیب لها ولا راقی

عشق کے افعی نے مجھے ڈسا ہے ۔ نہ کوئی اسکا طبیب ہے، نہ جھاڑنے والا

الا الطبیب الذی شغفت به ؛ فعنده رقیتی وتریاقی

بجز اس طبیب کے جس سے مجھے شغف ہے ۔ صرف اسی کے پاس میرا منتر اور تریاق ہے

یا یہ کہ نبی صلعم نے جب فرمایا کہ : "ان الفقراء یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم" (فقرا جنت میں اغنیا سے آدھے دن پہلے داخل ہوں گے) تو اس پر شعر کہے گئے اور انہیں وجد آگیا۔ یہ تمام روایتیں محض کذب وافترا ہیں، تمام اہل علم وایمان ان کے کذب وبطلان پر متفق ہیں، نزاع کرنے والا محض جاہل یا گمراہ ہے اگر کسی کتاب میں اس قسم کی کوئی بات مذکور ہے تو بھی جھوٹ ہے

فصل

اصحاب صُفّہ اور آیت اصبر نفسک الخ

رہی آیت :

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ ان لوگوں کے ساتھ برابر رہو جو اپنے

EmaanLibrary.com

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ — رب کو صبح شام پکارتے ہیں (اور اس سے اسکی رضامندی چاہتے ہیں۔

کہ جسکی بابت سوال کیا گیا تو عام ہے اور ان تمام لوگوں کو شامل ہے جو اس وصف میں داخل ہیں، چنانچہ فجر وعصر کی باجماعت نمازیں پڑھنے والے بھی اس کے تحت ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے رب کو صبح شام پکارتے اور اس کی رضا وخوشنودی چاہتے ہیں۔ اس میں اصحاب صفہ کی کوئی قید نہیں، یہ وصف رکھنے والے تمام مسلمان اس کے مصداق ہیں اس آیت میں خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ اللہ کے ان صالح بندوں کا ساتھ نہ چھوڑیں جو اپنے مالک سے لو لگائے ہیں اور آخرت کی جستجو میں بے قرار ہیں۔ پھر فرمایا: کیا ان کا ساتھ چھوڑنے سے تم دنیاوی زندگی اور اس کی عیش وعشرت چاہتے ہو۔ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (کہف پ۱۵ ع ۱۶) ظاہر ہے کہ اس میں خاص طور پر اصحاب صفہ کا کوئی ذکر نہیں اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے نام کی تصریح نہیں مگر اتری انہیں کے حق میں ہے کیونکہ آیت سورہ کہف میں ہے، جو ایک مکی سورت ہے۔ اور معلوم ہے کہ مکہ میں اصحاب صفہ نہ تھے۔ یہی حال سورہ انعام کی اس آیت کا ہے:-

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ — اور انلوگوں کو نہ ہانک دے جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے، اس کی رضا چاہتے

EmaanLibrary.com

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ (الانعام پ ۷ ع ۱۴)

ہیں ان کے حساب میں سے کچھ بھی تجھ پر نہیں ہے اور نہ تیرے حساب میں سے کچھ ان پر ہے، ورنہ اگر تو انہیں ہانک دے تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

ان دونوں آیتوں کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب متکبر سرداران قریش نے نبی صلعم سے مطالبہ کیا کہ کمزور اور غریب مسلمانوں کو اگر آپ علیحدہ کر دیں تو ہم پاس آئیں، مگر ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع کیا اور حکم دیا کہ باوجود غربت و کمزوری ان مومنین صادقین کا ساتھ نہ چھوڑیں جو رضاء الٰہی کے بھوکے پیاسے ہیں اور اہل ریاست و دولت کی طرف نہ جھکیں جو غریبوں اور کمزوروں کو ذلیل سمجھ کر دور کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ خدا کی نظر میں امیر و غریب، زبردست و زیردست سب برابر ہیں، وہاں کوئی اپنی طاقت و مال کے زور سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور نہ اپنی بیچارگی و مسکینی کی وجہ سے گر سکتا ہے۔ بلکہ جو چیز اس دربار میں مقبول و مطلوب ہے وہ ایمان صحیح اور عمل صالح ہے، پس حکم دیا کہ ان مومنین صادقین کو بدستور ساتھ رکھو اور مغروروں اور غافلوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو۔ یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے پہلے کا ہے جب نہ اصحاب صفہ تھے اور نہ خود صفہ کا وجود تھا۔ لیکن چونکہ آیت عام ہے اس لئے اصحاب صفہ اور جملہ مسلمان اس میں داخل ہو سکتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

فصل

ولیوں کے بارے میں جھوٹی حدیث

رہی حدیث "ما من جماعة یجتمعون الا و فیہم ولی اللہ"[1] تو کذب ہے اور معتبر کتب اسلام میں کہیں موجود نہیں اس کا بطلان محتاج دلیل نہیں، کیونکہ ممکن ہے جمع ہونے والی جماعت کافر ہو، فاسق ہو اور اسی حالت پر مرے ظاہر ہے ولی اللہ نہ کافر ہو سکتا ہے نہ فاسق ہو سکتا ہے نہ سوا ایمان کے کسی دوسری حالت پر مر سکتا ہے۔

فصل

اولیاء اللہ کون لوگ ہیں

اولیاء اللہ وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے جیسا

---

[1] ترجمہ: "ہر وہ جماعت جو اکٹھی ہوتی ہے اس میں ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے" بعضوں نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کر دیا ہے: لا ہم یدرون بہ ولا ہو یدری بنفسہٖ (نہ لوگ اسے جانتے ہیں اور نہ وہ خود اپنے تئیں جانتا ہے) یہ پوری حدیث موضوع ہے۔ علی القاری نے "موضوعات" میں کہا ہے کہ "یہ بے معنی کلام ہے"۔

EmaanLibrary.com

کہ خدا نے اپنی کتاب میں صاف فرمادیا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں :۔

مقتصدون اصحاب الیمین ومقربون السابقون" ولی اللہ "عدو اللہ"

کی ضد ہے، فرمایا :

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ	خدا کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ	نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے
اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۔	اور پرہیزگار رہے (یونس پ۱۱ ع ۱۲)

اور فرمایا :۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	تمہارا دوست صرف خدا ہے اور
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ	اسکا رسول اور وہ جو ایمان لائے جو
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ	نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع
رَاكِعُوْنَ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ	کرنے والے ہیں جو اللہ اور اس کے
وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ	رسول اور مومنین کی دوستی مددگاری کریگا
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔	تو اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے
	(مائدہ پ۶ ع ۱۲)

اور فرمایا :

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ	میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ
اَوْلِيَآءَ (پ۲۸ ع ۷)	

اور فرمایا :

EmaanLibrary.com

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ (کہف ۸ ا پ۱۵ ع ۷)	کیا تم اُسے (شیطان) اور اسکی نسل کو مجھے چھوڑ کر (دوست) ٹھیراتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جس نے کسی میرے ولی سے عداوت کی اس نے خود مجھ سے علانیہ جنگ چھیڑ دی، کسی کام میں مجھے اتنا پس و پیش نہیں ہوتا جتنا اپنے اس مومن بندے کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے جسے موت ناپسند ہے۔ کیوں کہ میں اسے تکلیف دینا پسند نہیں کرتا حالانکہ موت اس کے لئے ضروری ہے۔ سب سے زیادہ جس چیز سے میرا بندہ مجھ سے قربت حاصل کر سکتا ہے، میرے فرائض کی ادائیگی ہے، میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے برابر نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے اس کا پاؤں ہوتا ہوں۔ جس سے وہ چلتا ہے پس وہ مجھی سے سنتا ہے، مجھی سے دیکھتا ہے۔ مجھی سے حملہ کرتا ہے۔ مجھی سے چلتا ہے " ولی" وَلِیٌ سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں قرب و نزدیکی ٹھیک اسی طرح جس طرح " عدو" "عدوٌ" سے مشتق ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں بعد و دوری پس اللہ کا ولی وہی ہے جو اس

محبوبات و مرضیات میں اسکی موافقت واطاعت کے ذریعہ اس سے قرب ونزدیکی حاصل کرتا ہے مذکورہ بالا حدیث میں رسول اللہ صلعم نے دو گروہ ذکر کئے ہیں۔ مقتصدوں اصحاب الیمن" یعنی وہ لوگ جو واجبات کے ذریعہ اسکی قربت حاصل کرتے ہیں اور "سابقون المقربون" اور یہ وہ خوش نصیب ہیں جو واجبات کے بعد نوافل[ل] بھی پورے کرتے اور اس طرح سبقت و قربت کی لازوال دولت سے مالامال ہو جاتے ہیں۔ سورۂ فاطر، واقعہ ا دہر اور مطففین میں ان جماعتوں کا ذکر موجود ہے اور خدا نے خبر دی ہے کہ جس شراب سے مقرب ہمیشہ سیراب ہوا کریں گے اس سے اصحاب یمین کی شراب مزوج کی جائے گی۔

ولی مطلق وہ ہے جو زندگی کے آخری لمحہ تک ایمان و تقوی و صلاح پر مضبوطی سے قائم رہا اور اسی پر اس جہاں سے رخصت ہوا۔ لیکن وہ شخص جو ایمان و تقوی رکھتا ہے مگر علم الہی میں محقق ہے کہ آخر تک ثابت قدم نہ رہے گا، تو کیا ایمان و تقوی کی حالت میں وہ اللہ کا ولی قرار دیا جائے گا یا کہا جائے گا وہ کبھی بھی ولی نہ تھا کیونکہ خدا کو اس کا خاتمہ معلوم تھا؟ اس مسئلہ میں علماء کا ویسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ اس ایمان کی صحت میں جس کے بعد کفر ہو۔ بعض ایسے ایمان کو صحیح قرار دیتے ہیں اور ان اعمال پر قیاس کرتے ہیں جو کامل ہونے کے بعد باطل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اسے سرے سے باطل قرار دیتے ہیں اور اس

[ل] نوافل و واجبات و فرائض سے مقصود صرف "نمازیں" نہیں بلکہ تمام اعمال صالحہ عام اس سے کہ عبادت ہوں یا حقوق العباد وغیرہ

EmaanLibrary.com

روزہ اور نماز پر قیاس کرتے ہیں جو غروب سے یا سلام سے پہلے فاسد ہو جائے۔ اس مسئلہ میں فقہا و متکلمین صوفیہ کے دو قول مروی ہیں۔ اہلِ سنت و حدیث اصحابِ احمدؒ میں بھی نزاع ہے اصحاب مالکؒ و شافعیؒ اسے شرط بتاتے ہیں۔ یہی رائے متکلمین اہل حدیث مثلاً اشعری اور متکلمین شیعہ میں سے ایک بڑی جماعت کی بھی ہے۔ اس نزاع پر اس مسئلہ کی بھی بنیاد رکھتے ہیں کہ آیا ولی اللہ کبھی عدو اللہ اور عدو اللہ کبھی ولی ہو جاتا ہے اور آیا جس سے خدا نے ایک مرتبہ محبت کی اور راضی ہوا کیا اس سے کبھی ناخوش بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جس سے خدا ناراض ہوا کیا پھر کبھی اس سے محبت بھی کرتا ہے؟ اس بارے میں بھی علماء کے وہی دو قول موجود ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔

لیکن تحقیق یہ ہے کہ دونوں قولوں کو جمع کر دیا جائے کیونکہ علم الٰہی قدیم ازلی ہے اور اس میں جو کچھ ہے عام اس سے کہ محبت و رضامندی ہو یا بغض و ناراضی، ہرگز بدلنے والا نہیں، پس جس کے متعلق خدا کے علم میں ہے کہ موت کے وقت ایمان و تقویٰ سے متصف ہوگا تو اس سے اس کی محبت و لایت و رضامندی ازل و ابد میں متعلق ہو گئی اسی طرح جس کے متعلق خدا کا علم ہے کہ موت کے وقت کافر ہوگا اس سے اس کی نفرت و عداوت و ناراضی ازل و ابد میں متعلق ہو گئی لیکن بایں ہمہ خدا اس کا سابق کفر و فسق ناپسند کرتا ہے اور اسی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ خود اسے ناپسند کرتا ہے کیونکہ وہ ان افعال سے نفرت

EmaanLibrary.com

کرتا اور ان سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ نیز ایمان و تقویٰ کی قسم سے ان ہی افعال ہی کی ہدایت کرتا ہے۔ جو اس شخص نے بعد کو اختیار کئے اور ظاہر ہے جس بات کا وہ حکم دیتا ہے اس سے محبت کرتا اور خوش ہوتا ہے

اس کی دلیل یہ ہے کہ تمام امت متفق ہے کہ اگر مومن مرتد ہو جائے تو اس کے سابق ایمان کو نماز، روزہ حج وغیرہ عبادات کی طرح فاسد قرار نہیں دیا جائے گا جو کمال سے پہلے باطل ہو جاتی ہیں بلکہ ایسی صورت میں وہی حکم لگایا جائے گا خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرما دیا ہے کہ:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ (مائدہ پ۶ ع ۵)

جو کفر کرے گا اس کا عمل ضائع جائے گا۔

اور فرمایا:

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (زمر ۳۹ پ۲۴ ع ۴)

اگر تو شرک کرے گا تو تیرا عمل ضرور ضائع جائے گا۔

اور فرمایا

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (انعام ۶ پ۷ ع ۱۶)

اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کے عمل ضائع جاتے۔

ورنہ اگر ایمانِ اوّل فاسد قرار دیا جائے تو واجب ہو گا کہ اس کے تمام سابق اعمال بھی غیر معتبر ہو جائیں۔ تمام نکاح فاسد، تمام ذبیحے حرام اور

EmaanLibrary.com

تمام عبادتیں باطل قرار دی جائیں حتیٰ کہ اگر اس نے کسی کی طرف سے حج کیا ہے تو حج باطل، اگر نماز میں امام رہا ہے تو مقتدیوں کی تمام نمازیں باطل ان کا اعادہ ضروری، اور اگر شہادت دی ہے یا فیصلہ کیا ہے تو یہ شہادت اور فیصلہ دونوں فاسد۔ اسی طرح کہنا پڑے گا کہ وہ کافر جس کا ایمان لانا اللہ کے علم میں محقق ہے، اور اس وجہ سے حالت کفر میں بھی اس کا محبوب و ولی ہے، جب ایمان لے آئے تو اس کے زمانۂ کفر کے تمام اعمال عدم محض قرار دے دیئے جائیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں کتاب و سنت اور اجماع اُمت کے قطعی خلاف ہیں

پس جو کہتا ہے کہ ولی اللہ وہی ہے جو موت کے وقت ایمان و تقویٰ سے متصف ہے تو اس کا علم خود ولی اور دوسروں کے لئے بہت مشکل ہے۔ اور جو کہتا ہے کہ ہر متقی مومن ولی اللہ ہو سکتا ہے، تو اس کا علم خود ولی اور دوسروں کے لئے نسبتاً آسان ہے۔ لیکن یہ علم بھی بہت کم حاصل ہوتا ہے۔ بنا بریں اس بات میں کسی فیصلہ وحکم کی جرأت درست نہیں، البتہ جس کی ولایت و نجات نص سے ثابت ہے مثلاً عشرہ مبشرہ وغیرہ تو عامۂ اہل سنت اسکی ولایت و نجات کی شہادت دیتے ہیں۔ رہے وہ بزرگ جنھیں امت میں لسانِ صدق کا مرتبہ حاصل ہے اور تمام مسلمان ان کی مدح و ثنا پر متفق ہیں تو ان کی ولایت کی شہادت کے متعلق اہل سنت میں اختلاف ہے لیکن اولیٰ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ولایت تسلیم کی جائے یہ حکم عام حالات کا ہے لیکن خواص امت کبھی خدا کے بخشے ہوئے کشف کے ذریعہ بعض لوگوں کا انجام

EmaanLibrary.com

معلوم کر سکتے اور کہہ سکتے ہیں کہ فلاں ولی ہے یا نہیں۔ مگر کشف کا معاملہ ایسا نہیں ہے جس کی عام تصدیق واجب ہو کیونکہ بسا اوقات اس میں غلطی بھی ہو جاتی ہے صاحب کشف سمجھتا ہے کہ کشف ہو گیا حالانکہ حقیقت میں وہ محض ایک ظن ہوتا ہے۔ اور حق سے کوسوں دور اور یہ کچھ بھی عجیب نہیں اصحاب مکاشفات و مخاطبات بھی کبھی اسی طرح وہم اور غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں جسطرح اہل علم و استدلال کو اجتہاد میں ٹھوکر لگتی ہے اسی لیئے سب لوگوں پر عام اس سے کہ اصحاب کشف ہوں یا اصحاب نظر، واجب ہے کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑیں اپنے مواجید و مشاہدات و آراء و معقولات کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھیں اور اس سے بے نیاز ہو کر صرف اپنی ذات پر بھروسہ نہ کرلیں چنانچہ امت محمدیہ کے سید المحدثین المخاطبین الملہمین حضرت عمرؓ بن خطاب کو خود بارہا ایسے حالات و واقعات پیش آجاتے تھے جنھیں آپ رسول اللہ صلعم اور آپ کے صدیق و متبع و تابع (جو محدث سے افضل درجہ ہے) کے سامنے رکھنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ ظاہر ہے اگر حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر ولی کتاب و سنت کے اتباع سے مستغنی نہ ہو سکتے تھے تو پھر اور کون ہو سکتا ہے؟

بنا بریں تمام نوع انسانی پر رسول کی اتباع و اطاعت تمام ظاہری و باطنی امور میں واجب کر دی گئی ہے اور اگر ایسا ہوتا کہ کسی کے پاس خدا کی طرف سے ایسی خبریں آیا کریں جنھیں کتاب و سنت پر پرکھنے کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ بلاشبہ اپنے دین و طریقہ میں رسولؐ سے مستغنی ہوتا۔ لیکن صورت واقعہ اس کے بالکل خلاف ہے،

EmaanLibrary.com

گمراہ اور منافق ہی اس قسم کا خیال کر سکتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی حیثیت رسول اللہ صلعم کے ساتھ وہی ہے جو خضر کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی حالانکہ جو کوئی یہ اعتقاد رکھے کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (حج ۲۲ پ ۱۷ ع ۱۴)

تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول اور نبی بھیجے جب انہوں نے آرزو کی، شیطان نے ان کی آرزو میں القا کر دیا پس اللہ شیطان کے القا کو دور کر دیتا ہے پھر اپنی آیتوں کو مستحکم کر دیتا ہے۔ اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

اس آیت کے بموجب خدا نے صرف اپنے نبیوں اور رسولوں کیلئے ذمہ لیا ہے کہ انہیں شیطان کے القا سے محفوظ رکھے گا لیکن محدث یا ولی کے لئے تو اس کا ذمہ نہیں لیا۔ بلاشبہ ابن عباسؓ وغیرہ بعض صحابہ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ "وَلَا مُحَدَّثٍ" اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ الخ لیکن اس قرأت میں بھی (واللہ اعلم) محتمل ہے کہ نسخ القاء شیطان محدث شامل نہ ہو کیونکہ نسخ کی یہ صورت صرف انبیاء و مرسلین کیلئے مخصوص ہے، اس لئے کہ تنہا وہی معصوم ہیں اور وہ بھی صرف تبلیغ شریعت میں کہ جس میں شیطان کا القا ہونا درست نہیں۔ باقی رہے اور لوگ تو کسی کا بھی معصوم ہونا

EmaanLibrary.com

ضروری نہیں اگرچہ وہ اولیاء اللہ متقین ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اولیاء اللہ ہونے کے لیئے یہ شرط نہیں کہ کسی بات میں بھی قابل معافی غلطی نہ کریں بلکہ علی الاطلاق ترکِ صغائر بھی ان کے لیئے شرط نہیں بلکہ ترک کبائر حتیٰ کہ وہ کفر بھی جس کے بعد توبہ ہو شرط نہیں، چنانچہ قرآن میں ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

(زمر ۳۹ پ۲۴ ع ۱)

جو سچائی کو لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی متقی ہیں، ان کے رب کے ہاں ان کے لیئے وہ سب ہے جو وہ چاہیں گے یہ نیک کرداروں کا بدلہ ہے تاکہ اللہ ان کے سب سے بدتر عمل کو دور کر دے اور انہیں ان کے سب سے اچھے عمل کا بدلہ دے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک طرف "متقی" قرار دیا ہے اور متقی ہی اولیاءُ اللہ ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے وہ گناہ کرتے ہیں اور لِیُکَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا (پ۲۴ ع ۱) وہ ان کے بدترین اعمال بھی معاف کر دیتا ہے۔ اس مسئلہ میں تمام اہل علم و ایمان متفق ہیں اور اگر کچھ خلاف ہے تو غالی روافض اور امثال روافض کا ہے جو مشائخ میں حد درجہ غلو کرتے ہیں، چنانچہ روافض کا اعتقاد ہے کہ ائمہ اثنا عشرہ غلطی اور گناہ سے معصوم ہیں، بلکہ انہوں نے اِسے اپنے مذہب کی ایک

EmaanLibrary.com

اصل قرار دیا ہے۔ اسی طرح مشائخ میں غلو کرنے والے کبھی کہتے ہیں ولی "محفوظ" ہے، اور نبی معصوم، صرف لفظ کا اختلاف ہے ورنہ معنیٰ ایک ہیں۔ پھر ان میں سے بعض زبان سے یہ نہیں کہتے مگر عملاً طریقہ وہی رکھتے ہیں جو اس عقیدہ والوں کا ہے کہ شیخ یا ولی نہ غلطی کر سکتا ہے نہ گناہ بلکہ کبھی یہ دونوں گروہ غلو کرتے کرتے اپنے امام یا شیخ کو نبیؑ کے درجہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس میں الوہیت کے صفات بھی داخل کرنے سے نہیں ڈرتے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ تمام گمراہیاں، جاہلیت کی گمراہیاں ہیں اور نصرانیت کی گمراہیوں کی ہمسری کرتی ہیں، نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ اور احبار و رہبان میں جو غلو کیا ہے خدا نے اسے قرآن میں سخت مذموم قرار دے کر ہمارے لئے عبرت بنا دیا ہے رسول اللہ صلعم نے صاف صاف فرما دیا ہے:

"لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی بن مریم فانما انا عبد فقولوا عبد اللہ و رسولہ"	"مجھے اس طرح نہ بڑھاؤ جس طرح نصاریٰ نے عیسٰیؑ بن مریمؑ کو بڑھایا ہے میں تو صرف ایک "بندہ" ہوں پس (مجھے) کہو خدا کا بندہ اور اس کا رسولؐ"۔

فصل

فقـــراء

رہے" فقراء" جن کا ذکر کتاب اللہ میں وارد ہے تو ان کی دو قسمیں ہیں۔
مستحقین صدقات اور مستحقین فئی۔ مستحقین صدقات کا ذکر اس آیت میں ہے۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (بقرہ ۲ پ ۳ ع ۵)

اگر تم خیرات ظاہر کرو اچھی ہے اور اگر اسے چھپاؤ اور فقیروں کو دے دو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

اور فرمایا

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ (توبہ ۹ پ ۱۰ ع ۱)

خیراتیں فقراء و مساکین کیلئے ہیں۔

قرآن میں جہاں جہاں صرف" فقیر" یا صرف" مسکین" کا لفظ آتا ہے جیسے آیت" وَاِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ (پ ۷ ع ۲) تو دونوں لفظوں سے ایک ہی قسم کے لوگ مراد ہوتے ہیں۔ مگر جب دونوں ایک ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں تو ان سے مقصود الگ الگ لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال دونوں سے غرض ایک ہی ہے یعنی وہ محتاج جو نہ اپنی روزی رکھتے ہیں نہ کمانے کی قدرت جس مسلمان کی بھی یہ

EmaanLibrary.com

حالت میں ہو وہ مسلمانوں کے جملہ صدقات کا مستحق ہے۔ فقہا میں ان مسائل کے بعض فروع میں اختلاف ہے جو اہل علم سے مخفی نہیں

ان کے برخلاف "اغنیاء" ہیں جن پر صدقہ حرام ہے ان کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے، اگرچہ جمہور علماء کے نزدیک زکوٰۃ کبھی ان لوگوں پر بھی واجب ہو جاتی ہے جن کے لئے خود زکوۃ لینا جائز ہے۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں دونوں گروہوں کے پاس کبھی ان کے ضروری مصارف کے بعد کچھ بچ رہتا ہے ان کے متعلق قرآن میں ہے۔

یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ	وہ پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، کہو زائد
قُلِ الْعَفْوَ (بقرہ ۲ پ۲ ع ۱۱)	از ضرورت مال۔

اور کبھی نہیں بچتا اور یہ وہ لوگ ہیں جنھیں خدا نے صرف قوت لایموت اور کفاف عیش دیا ہے، اس طرح ایک طرف یہ لوگ "غنی" ہیں کیونکہ دوسروں سے مستغنی ہیں، اور دوسری طرف "فقیر" ہیں کیونکہ اتنا نہیں رکھتے کہ صدقہ دے سکیں

اور یہ جو کہا گیا کہ فقراء اغنیا سے آدھے دن پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے تو اسلئے کہ ان کے پاس زائد مال نہیں کہ جس کی آمدنی وخرچ کا حساب کتاب دینا ہو۔ لہٰذا ہر وہ شخص جس کے پاس کفاف سے زیادہ نہیں، ان فقیروں میں سے ہو سکتا ہے جو مالداروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ علی الاطلاق فقراء اغنیاء سے افضل ہیں۔ کیونکہ مالدار اپنا مال رضاء الٰہی میں صرف کرتے ہیں تو جنت میں داخل

EmaanLibrary.com

ہونے کے بعد ممکن ہے کہ ان فقراء سے جو پیشقدمی کر کے پہلے پہنچ گئے اعلیٰ درجہ حاصل کرلیں۔ بلکہ یہ یقینی ہے کیونکہ دولت مند صدیقین، سابقین فقراء سے (جوان سے کم رتبہ ہیں) بلانزاع سبقت لیجائیں۔ اسی لئے تو فقراء نے جب دیکھا کہ اغنیاء عبادات بدنیہ میں ان کے برابر ہو گئے اور عبادات مالیہ میں ان سے بازی لے گئے تو کہا:

ذَهَبَ اَهلُ الدُّثُورِ بِالاُجُورِ — مالدار تمام ثواب لے گئے۔

اس پر جواب ملا:

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ" (جمعہ ۲ پ۲۸ ع ۱) — یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔

یہ ہے مراد کتاب وسنت میں "فقیر" اور "فقراء" سے نہ وہ جو گمراہ بیان کرتے ہیں پھر تمام فقراء کا جنتی ہونا بھی ضروری نہیں کیونکہ مالداروں کی طرح روحانیت میں ان کے بھی درجے ہیں، بعض سابقین ہیں، بعض مقتصدین اور بعض ظَالِمِينَ لِاَنفُسِهِمْ زندیقین مومن صدیق بھی ہیں اور منافق زندیق بھی اس لئے کسی جماعت پر کوئی عام حکم لگانا روا نہیں۔

متاخرین کے عرف میں صوفی کی طرح فقیر بھی سالک الی اللہ کا نام ہے پھر ان میں بعض لفظ صوفی کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض فقیر کو کیونکہ ان کے نزدیک صوفی وہ ہے جس نے تمام علائق منقطع کر لئے ہیں اور ظاہر میں واجبات کے علاوہ اپنے تئیں کسی چیز سے مقید نہیں رکھا۔ لیکن یہ لفظی اختلافات ہیں اور تحقیق یہ ہے کہ دونوں لفظوں

EmaanLibrary.com

سے وہی معنیٰ مراد ہیں جو "محمود" "صدیق" "ولی" یا "صالح" وغیرہ الفاظ کے ہیں جو کتاب وسنّت میں وارد ہیں اور وہی حکم رکھتے ہیں جو شریعت نے مقرر کردیا ہے۔

رہے وہ مباحات جنھیں فضیلت سمجھا جاتا ہے اور جو حقیقت میں کوئی خاص فضیلت نہیں یا وہ امور جن سے دنیا میں قدر و منزلت بڑھتی ہے تو اُن سے امتیاز حاصل کرنا یا انہیں دوسروں کی امداد کرنا کوئی بڑی چیز نہیں، کیونکہ شریعت میں یہ عام اور معمولی بات ہے الّا یہ کہ مباح کو مستحب قرار دے لیا جائے تو اس کا حکم دوسرا ہے لیکن وہ امور جو شریعت میں مکروہ ہیں مثلاً بدعت و فجور، تو ان سے آلودہ ہونا ہر حالت میں ناجائز اور ان سے دوسروں کو روکنا واجب ہے جیسا کہ شریعت کا حکم ہے۔

فصل

اولیاء کے القاب

رہے وہ اسماء و القاب، جو اکثر نسّاک و عوام کی زبانوں پر جاری ہیں مثلاً "غوث" (جس کے متعلق دعویٰ ہے کہ مکہ میں ہوگا) چار "اوتاد" سات قطب ۴۰ "ابدال" تین سو "نجباء" تو یہ اسماء نہ کتاب اللہ میں وارد ہیں اور نہ نبی صلعم سے منقول ہیں نہ اسناد صحیح سے نہ ضعیف محتمل سے البتہ "ابدال" کے متعلق ایک منقطع الاسناد شامی حدیث حضرت علیؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا:

EmaanLibrary.com

ان فیھم (یعنی اھل الشام) الابدال اربعین رجلا کلما مات رجل ابدل له الله مکانه رجلاً "ان میں (شامیوں میں) ابدال ہیں جب جب ان میں کوئی مرتا ہے خدا اس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے) پھر یہ اسماء اس ترتیب کے ساتھ کلام سلف میں موجود نہیں اور نہ اس ترتیب و معنیٰ سے ان مشائخ کے کلام میں وارد ہیں جنہیں امت میں قبول عام حاصل ہے وہ اپنی موجودہ صورت میں صرف مشائخ متوسطین کے ہاں ملتے ہیں۔ یہ اور ایسے ہی بہت سے امور ہیں جو اکثر متاخرین پر مشتبہ ہو گئے ہیں کیونکہ ان میں حق و باطل بری طرح مل جل گئے ہیں' ان میں ایک حصہ حق کا ہے جس کا قبول کرنا ضروری ہے اور ایک باطل کا ہے جسے رد کر دینا چاہئے مگر اکثر لوگ افراط یا تفریط میں پڑ گئے ہیں، چنانچہ ایک گروہ نے باطل حصہ دیکھکر پوری بات کی تکذیب کر دی اور دوسرے گروہ نے حق دیکھکر پورے طور پر تصدیق کر دی، حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ حق کی تصدیق اور باطل کی تکذیب کی جاتی۔ یہ حالت بھی اس نبوی پیشنگوئی کی تصدیق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ امت اگلی امتوں کے نقش قدم پر چلے گی۔ اہل کتاب کی اگلی امتوں نے بھی اسی طرح حق کو باطل سے ملا دیا تھا اور یہی وہ تحریف و تبدیل ہے جو ان کے دین میں واقع ہوئی اور اسی وجہ سے پرانے دین بدلتے رہے کبھی تبدیل و ترمیم کے ذریعہ اور کبھی ابطال و نسخ کے ذریعہ۔

لیکن یہ دین کبھی منسوخ ہونے والا نہیں، البتہ اس میں ایسے لوگ پیدا

EmaanLibrary.com

ہوں گے جو اس کے اندر تحریف و تبدیل و کذب و کتمان کے ذریعہ حق کو باطل سے ملادیں گے۔ مگر ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ بھی پیدا کرتا رہے جو رسولؐ کی جانشینی کا فرض ادا کر کے خلق پر حجت قائم کریں گے، دین کو اہل غلو کی تحریف، باطل پرستوں کے افترا، اور جاہلوں کی تاویل سے پاک کریں گے۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (پ۹ ع ۱۵)

پس یہ اسماء و القاب اِس تعداد و ترتیب درجات کے ساتھ ہر زمانہ میں حق نہیں بلکہ ان کا عموم و اطلاق صاف طور پر باطل ہے کیونکہ مومن کبھی کم ہوں گے اور کبھی زیادہ' ان میں کبھی "سابقون المقربون" کی تعداد کم ہو گی اور کبھی بڑھ جائے گی۔ پھر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل بھی ہوں گے، کیونکہ مومنین و متقین و اولیا اور ان میں سے جنھیں سابقون المقربون کا درجہ ملا ہے ان کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ ایک ہی مقام پر رہیں اور اپنی جگہ سے نہ ہلیں اور عملاً یہ واقع بھی ہو چکا ہے چنانچہ خود رسول اللہ صلعم جب مبعوث ہوئے تو مکہ میں صرف چند ہی آدمی ایمان لائے جو شروع میں سات سے بھی کم تھے، پھر چالیس سے کم تھے، پھر ستر سے کم تھے پھر تین سو سے کم تھے۔ پس معلوم ہوا کہ مومنین اولین کی تعداد اتنی بھی نہ تھی جتنی یہ لوگ ان اسماء و القاب کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ان میں کفار و مشرکین کا شمار نہیں ہو سکتا مکہ کی زندگی کے بعد رسولؐ اللہ اور صحابہؓ نے مدینہ کو ہجرت کی، کون مدینہ؟ وہ جو دار ہجرت و سنت و نصرت تھا' مستقر نبوت تھا، مقام خلافت تھا وہیں خلفائے راشدین: ابوبکرؓ

EmaanLibrary.com

وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ (رضی اللہ عنہم) کی بیعت منعقد ہوگئی اگو حضرت علیؓ بعد میں باہر چلے گئے) پس بقول ان کے "غوث" مکہ ہی میں کیونکہ ہوسکتا ہے جب کہ یہ خلفاء راشدین مدینہ میں تھے اپنے زمانہ میں سب سے افضل تھے اور مکہ میں کوئی شخص بھی ان سے بلند رتبہ نہ تھا۔

پھر اسلام دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلا اور مومنین صادقین اولیاء اللہ المتقین بلکہ صدیقین السابقین المقربین ہر زمانہ میں موجود تھے نہ صرف تین سو نہ صرف تین ہزار بلکہ اتنے جن کا شمار بجز خدا کے کوئی نہیں کرسکتا. جب خیر القرون ختم ہوگئیں تو قرون خالیہ میں بھی اولیاء اللہ المتقین بلکہ سابقین بکثرت موجود رہے جن کی تعداد کو صرف تین سو میں محدود کرنے والا دانستہ یا نادانستہ ان پر ظلم کرتا ہے۔

"غوث" اور "غیاث" کا مستحق بجز خدا کے اور کوئی نہیں ہوسکتا وہی قادر وقوی غیاث المستغیثین ہے وہی "غوث المنکوبین" ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اسے چھوڑ کر کسی ماسوا سے استغاثہ کرے نہ مقرب فرشتہ سے نہ نبیؑ مرسل سے نہ ولی سے۔

اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ زمین والوں کی دعائیں، مرادیں ملتیں پہلے تین سو نجبار کے پاس پہونچتی ہیں اور وہ انہیں ستر کے سامنے لیجاتے ہیں اور یہ ستر چالیس ابدال کے سامنے اور ابدال سات قطب کے سامنے اور قطب چار اوتار کے سامنے اور

EmaanLibrary.com

وہ غوثیت کے سامنے تو ایسا شخص جھوٹا ہے گمراہ ہے مشرک ہے۔ مشرکوں کی حالت خدا نے یہ بیان کی ہے:

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ (پ ۱۵ ع ۷)	جب تمہیں سمندر میں تکلیف پہونچتی ہے خدا کے سوا جسے پکارتے ہو گم ہو جاتا ہے۔

اور فرمایا

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (نمل ۲۷ پ ۲۰ ع ۱)	لاچار کی دعا کون سنتا ہے جو وہ اسے پکارتا ہے۔

پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ مومن اپنی حاجتیں اتنے واسطوں سے اس علام الغیوب تک پہنچائیں حالانکہ وہ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَالْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (بقر: ۲ پ ۲ ع ۷)	جب تجھ سے میرے بندے میری بابت سوال کریں تو میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں پس چاہیئے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ بھلائی پائیں۔

خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کیلئے دعا کرتے ہوئے یہی حقیقت بیان فرمائی ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا	اے ہمارے رب، تو جانتا ہے اسے جو

EmaanLibrary.com

نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۔ (ابراہیم ۱۴ اپ ۱۳ ع ۱۸)

ہم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں خدا سے زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہے۔ تمام ستائش ہے اس خدا کے لیئے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ بخشے میرا رب دعا کا سننے والا ہے۔

اور خاتم النبیین حضرت محمد صلعم نے اپنے اصحابؓ کو چلا چلا کر تنبیہ کرتے دیکھ کر فرمایا:

اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا وانما تدعون سميعا قريبا ان الذين تدعونه اقرب الى احدكم من عنق راحلته

قابو میں رہو، تم کسی بہرے اور غیر موجود کو نہیں پکار رہے ہو، بلکہ سمیع و قریب کو پکارتے ہو۔ جسے تم پکارتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے۔

یہ باب واسع ہے اور تمام مسلمانوں نے پوری طرح جان لیا ہے کہ ان کی اور ان کے مشائخ کی حاجتیں براہ راست خداوند تعالیٰ کے حضور میں پہنچ جاتی ہیں۔ اور یہ کسی کے لیئے جائز نہیں کہ اپنے اور اس کے مابین ظاہر میں یا باطن میں کوئی واسطہ یا حاجب قرار دے، کیونکہ خدا مخلوق کی مشابہت سے برتر و اعلیٰ و منزہ ہے

EmaanLibrary.com

وہ معاذاللہ جباروں اور بادشاہوں کی طرح نہیں کہ اپنے در پر حاجب اور مخبر کھڑے کرے، اس کا در ہمیشہ کھلا ہے اور اس کی نظریں دلوں کی گہرائیاں تک دیکھ رہی ہیں۔

اور یہ اعتقاد روافض کے اعتقاد کی قسم سے ہے کہ ہر زمانہ میں ایک امام معصوم کا ہونا ضروری ہے جو تمام مکلفین پر حجت ہو اور جس کے بغیر ایمان کامل نہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ امام ایک بچہ تھا اور چار سو چالیس سال پہلے ایک غار میں جا کر ایسا غائب ہوا کہ اب اس کا کوئی پتہ نشان نہیں ملتا! جو لوگ اولیاء اللہ میں یہ مراتب قائم کرتے ہیں اس لحاظ سے وہ ایک حد تک روافض سے مشابہ ہیں بلکہ یہ ترتیب و تعداد بعض وجوہ سے اسماعیلیہ و نصیریہ وغیرہ گمراہ فرقوں کی ترتیب و تعداد سے مشابہ ہے جو انہوں نے "سابق، ثانی، ناطق، اساس، جسد" وغیرہ کی اصطلاحوں میں قرار دی ہے کہ جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

رہے "اوتاد" تو بعض صوفیہ کے ہاں یہ لفظ ملتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں فلاں اوتاد میں سے ہے، اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا ان کے ذریعہ مخلوق کے دلوں میں دین و ایمان اسی طرح مضبوط کرتا ہے جس طرح اس نے زمین اوتاد (میخ مراد پہاڑ) کے ذریعہ مضبوط کر دی ہے، مگر اس میں بھی کسی خاص عدد یا جماعت کی تخصیص نہیں بلکہ ہر اس شخص پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے جس کی یہ صفت ہو۔ پس ہر وہ انسان جس کے ذریعہ مخلوق میں علم و ایمان کی مضبوطی ہوتی ہے بمنزلہ اوتاد عظیمہ و جبال راسخہ کے

EmaanLibrary.com

ہے اور جو ایسا نہ ہو اس کا حکم دوسرا ہے لیکن اوتاد کو چار یا اسی طرح کے کسی عدد سے محدود کرنا درست نہیں۔ دراصل لوگوں نے منجموں کی تقلید میں انہیں چار قرار دیا ہے منجم یہی کہتے ہیں کہ زمین کے چار اوتاد (میخ) ہیں جو اسے پلٹنے سے روکے ہوئے ہیں

فصل

قطب وابدال وغیرہ

رہا لفظ "قطب" تو وہ بھی صوفیہ کے کلام میں ملتا ہے، کہتے ہیں فلاں قطب ہے، مگر اس میں بھی کسی خاص تعداد کی قید نہیں ہر وہ شخص جس پر دین کا یا دنیا کا معاملہ ظاہر میں یا باطن میں موقوف ہو اس معاملہ کا قطب ہے عام اس سے کہ وہ معاملہ اس کے اپنے گھر کا ہو یا گاؤں کا یا شہر کا یا اس کے دین کا یا دنیا کا' ظاہر میں ہو یا باطن میں۔ ظاہر ہے اس بارے میں بھی سات یا کم زیادہ کی کوئی قید نہیں، کیونکہ ممکن ہے کسی زمانہ میں دو یا تین شخص خدا کے نزدیک مساوی درجہ کے ہوں اور یہ ضروری نہیں کہ ہر معاملہ میں صرف ایک ہی یا چار ہی شخص ایسے پائے جائیں جو دنیا بھر سے افضل ہوں لیکن قطبوں میں وہی شخص محمود ہے جو صلاحِ دین کا قطب ہو نہ کہ صرف صلاح دنیا کا۔

صوفیہ کے عرف میں قطب کے یہی معنیٰ ہیں۔

اسی طرح لفظ "بدل" و "ابدال" بھی بہت سے صوفیہ کے کلام میں آیا ہے۔ رہی

EmaanLibrary.com

حدیث مرفوع : ان فیھم الابدال اربعین رجلا کلماتِ منھم رجل ابدلہ اللہ مکانہ رجلا ۔ تو اغلب یہ ہے کہ کلام نبوی صلعم سے نہیں کیونکہ حجاز و یمن میں ایمان اس وقت سے تھا جب شام و عراق فتح بھی نہیں ہوئے تھے اور سراسر بلادِ کفر و شرک تھے پھر حضرت علی کے عہد میں اس نبوی پیشگوئی نے واقع ہو کر اس قسم کی تمام باتوں کا فیصلہ کر دیا کہ

تمرق مارقہ علی خیر فرقۃ من المسلمین یقتلھم اولی الطائفتین بالحق

مسلمانوں کے سب سے اچھے گروہ پر ایک مارق[1] جماعت خروج کرے گی جسے وہ قتل کرے گا جو طرفین میں زیادہ حق پر ہو گا

اہل شام نے امیر المومنین علیؓ سے جنگ کی ۔ امیر المومنین اور آپ کے ساتھی اولیٰ بالحق تھے اور اس طرح اہلِ شام سے افضل تھے پھر اس جنگ میں شرکت کرنے والے صحابہ میں حضرت علیؓ کے ساتھی صحابہؓ مثل عمارؓ و سہیلؓ بن حنیف وغیرہ معاویہؓ کی طرف کے صحابہ مثل عمرو بن العاص سے افضل تھے ۔ اگرچہ سعد بن ابی وقاصؓ وغیرہ جنہوں نے جنگ سے پرہیز کیا طرفین کے صحابہ سے افضل تھے بنا بریں کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ابدال جو افضلِ خلق ہیں سب کے سب شام میں ہوں اور کہیں نہ پائے جائیں یہ قطعاً باطل ہے ، بلاشبہ شام اور اہل شام کے لئے بھی فضائل آئے ہیں جو اپنی جگہ پر ثابت ہیں مگر خدا نے ہر چیز کے لئے ایک حد اور درجہ مقرر کر دیا ہے جس سے تجاوز

---

[1] خارجی دین سے خارج ہونے والی جماعت ۔ بیان اللسان صد ۶۷۹

کرنا خلاف دانش ہے، گفتگو ہمیشہ علم انصاف کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ اٹکل اور ناانصافی سے، کیونکہ دین میں جو کوئی بغیر علم کے گفتگو کرتا ہے خدا کے اس قول میں داخل ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل پ۱۵ ع ۴)	اس چیز کے پیچھے نہ چل جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔

اور:

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ ۲ پ ع ۵)	اور اسے اللہ پر تھوپ دو جو تم نہیں جانتے۔

اور جو عدل وانصاف چھوڑ کر گفتگو کرتا ہے خدا کے اس قول سے باہر ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ (نساء پ۵ ع ۱۷)	ایمان والو، عدل کو خوب قائم کرنے والے اور اللہ کے گواہ بنو۔
اور: وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (انعام ۶ پ ع ۶)	جب کہو تو انصاف کرو۔
اور: لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (پ۲۷ ع ۱۹)	ہم نے اپنے رسول نشانیوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف سے رہیں۔

EmaanLibrary.com

جن لوگوں کے یہاں ابدال کی اصطلاح رائج ہے اس سے انہوں نے چند معانی مراد لئے ہیں" ابدال" بدل کی جمع ہے اور ان کی اصطلاح میں ابدال کو ابدال اسلئے کہتے ہیں کہ جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو خدا اسکی جگہ دوسرے کے لئے بدل دیتا ہے۔ یا اس لئے کہ ابدال نے اپنے اخلاق و اعمال و عقائد کی برائیاں حسنات سے بدل دی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہ صفت چالیس یا کم زیادہ سے مخصوص نہیں اور نہ کسی ایک سرزمین کے باشندوں میں محدود ہو سکتی ہیں۔ اسی قسم کے معانی" نجباء" کی اصطلاح میں بھی مراد لئے جاتے ہیں۔

ان اصطلاحوں کو علی الاطلاق نہ تسلیم کرنا چاہیئے نہ بالکل رد کر دینا چاہیئے کیونکہ ان کے معانی میں بعض معنیٰ درست ہیں اور بعض غلط اور کتاب وسنت و اجماع سے باطل ہیں مثلاً بعضوں نے غوث کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں کہ خدا اس کے واسطہ سے انسانوں کی روزی و تنگی اور تکلیف و مصیبت میں مدد و نصرت کرتا ہے حالانکہ یہ خیال اسلام کے خلاف اور نصاریٰ کے عقیدہ کے مشابہ ہے جو وہ اس باب کے متعلق رکھتے ہیں کہ جس کا کہیں کوئی پتہ نہیں یا امام منتظر کے عقیدہ کی طرح ہے۔ جو اب سے چار سو چالیس سال پہلے غار میں جاکر غائب ہو گیا

جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مخلوق کو صرف چالیس ابدال کے ذریعہ روزی اور مدد ملتی ہے صریح وہموں میں پڑا ہے روزی اور کامیابی کا مدار اسباب پر ہے جن میں سب سے قوی سبب مومن مسلمانوں کی دعا' نماز اور اخلاص ہے اور یہ چالیس یا کم زیادہ میں محدود

EmaanLibrary.com

نہیں جیسا کہ مشہور حدیث میں مروی ہے کہ سعدؓ بن ابی وقاص نے عرض کی یارسول اللہ

الرجل یکون حامیۃ القوم، وہ شخص جنگ کی صفوں میں ہے اُسے

أیسھم لہ مثل مایسھم بھی اتنا ہی حصہ ملے گا جتنا کمزوروں اور

لضعفتھم؟ فقال یاسعد لاچاروں کو؟ فرمایا اے سعد تمہیں جو کچھ

وھل تنصرون وترزقون فتح اور رزق ملتا ہے وہ تمہارے کمزوروں

الا بضعفائکم بدعائھم ہی کی وجہ سے ملتا ہے، ان کی دعا،

وصلاتھم واخلاصھم" نماز اور اخلاص کی وجہ سے۔

اور کبھی روزی و فتحمندی کے دوسرے اسباب ہوتے ہیں، چنانچہ کفار و فجار کو کبھی کبھی دولت و نصرت ملتی ہے اور مسلمانوں پر کبھی قحط و وبا نازل ہوتی ہے۔ خدا انہیں دشمنوں سے ڈراتا بھی ہے تاکہ اس کی طرف رجوع کریں، گناہوں سے توبہ کریں اور وہ ذات پاک ایک طرف ان کے گناہ معاف کر دے اور دوسری طرف مصائب و آلام دور کر کے شاد کام کر دے پھر کبھی وہ کفار کو ڈھیل دیتا ہے ان پر مینہہ برساتا ہے، ان کے مال و اولاد میں ترقی دیتا ہے سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ (اعراف ۷) تاکہ یا تو دنیا ہی میں سختی سے پکڑے جائیں اور یا آخرت میں دوہرے عذاب میں گرفتار ہوں۔ یاد رکھنا چاہیئے ہر خوشی نعمت نہیں ہے اور نہ ہر سختی عقوبت ہے۔ فرمایا

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ انسان کا یہ حال ہے کہ جب اس کا

EmaanLibrary.com

فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ. كَلَّا! (پ ۳۰ ع ۱۴)	رب اسے آزماتا ہے پس اسے عزت و نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے معزز کیا ہے اور جب اس پر امتحان کی راہ سے رزق تنگ کرتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا، ہرگز نہیں!

فصل

کیا ولی اچانک غائب ہو جاتے ہیں؟

اولیاء، انبیاء و مرسلین میں کوئی ایسا نہیں ہوا جو ہمیشہ لوگوں کی نظروں سے غائب رہتا ہو بلکہ یہ تو ویسی ہی بات ہے جیسی حضرت علیؓ کے متعلق گمراہ کہتے ہیں کہ آپ بادلوں میں ہیں، یا یہ کہ محمد بن حنفیہ رضوی پہاڑ میں ہیں، یا یہ کہ محمد بن الحسنؒ سامرا کے غار میں ہیں، یا یہ کہ حاکم بامر اللہ فاطمی المقطم پہاڑ میں ہے۔ یا یہ کہ ابدال رجال الغیب، کوہ لبنان میں چھپے بیٹھے ہیں۔

یہ اور اسی قسم کے تمام اقوال محض کذب و بہتان ہیں۔ بلاشبہ کبھی کسی کسی شخص کے حق میں خرق عادت ہوتا ہے اور وہ لوگوں کی نظر سے دشمن کے ڈر یا کسی اور وجہ سے مخفی بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن علی الاطلاق دعویٰ کرنا کہ یہ لوگ عمر بھر

EmaanLibrary.com

غائب رہتے ہیں، قطعاً باطل ہے۔ ہاں اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ آپنے قلبی نور، باطنی ہدایت اور انوار واسرار وامانت ومعرفت الٰہی میں محویت کی وجہ سے ولی دنیا میں ہونے کے باوجود دنیا والوں سے غائب رہتا ہے، یا یہ کہ اسکی صلاح و ولایت کور بصروں سے مخفی رہتی ہے تو یہ درست اور امر واقع ہے۔ اللہ اور اسکے اولیاء کے مابین بہت سے اسرار ایسے ہوتے ہیں جنھیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔

فصل

خاتم الاولیاء

لفظ غوث کا علی الاطلاق بطلان ہم بیان کر چکے ہیں جسمیں "غوث عرب" غوث عجم، غوث مکہ اور "ساتواں قطب" سب داخل ہیں۔ اسی طرح لفظ خاتم الاولیاء بھی ایک بے معنی اور باطل لفظ ہے، سب سے پہلے جس شخص نے یہ لفظ استعمال کیا وہ محمد بن علی الحکیم الترمذی ہے۔ ایک خاص گروہ نے یہ لقب اختیار کر لیا ہے اور اس کا ہر فرد خاتم الاولیاء ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مثلاً ابن حمویہ اور ابن العربی وغیرہ۔ یہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے (معاذ اللہ) بعض اعتبارات سے ہم رسول اللہ صلعم سے بھی افضل ہیں! اور یہ تمام کفریہ دعویٰ محض اس لالچ میں کہ خاتم الانبیاء (صلعم) کی مسند ریاست مل جائے۔

EmaanLibrary.com

حالانکہ یہ لوگ سخت غلطی اور گمراہی پر ہیں؛ خاتم الانبیاءؑ کو سب سے افضل اس لیئے کہا گیا کہ نصوص و دلائل ثبوت میں موجود ہیں برخلاف اولیاء کے جنہیں یہ بات حاصل نہیں۔ اس امت میں سب سے افضل وہ اولیاء ہیں جو مہاجرین و انصار میں سابقون الاولون ہیں اور اس امت کے نبیؐ کے بعد سب سے افضل ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں اور اس کے زمانوں میں سب سے افضل وہ زمانہ ہے جس میں اس کے نبیؐ کی بعثت ہوئی پھر وہ زمانے ہیں جو بعد میں آتے گئے رہا "خاتم الاولیاء" تو اگر واقعی اس کی کوئی حقیقت ہے تو وہ آخری مومن متقی ہے۔ جو اس دنیا میں باقی رہ جائے لیکن وہ نہ تو خیر الاولیاء ہوگا اور نہ افضل الاولیاء، کیونکہ خیر الاولیاء و افضل الاولیاء ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں کہ (انبیاؑ کے بعد) جن سے افضل پر کبھی سورج نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔

فصل

قلندری

رہے یہ داڑھی منڈے قلندری تو جاہل و گمراہ ہیں، ضلالت و جہالت کے مجسمے ہیں، ان میں سے اکثر اللہ اور اس کے رسولؐ سے کافر ہیں، نماز و روزہ کو واجب نہیں جانتے، جو کچھ اللہ اور رسولؐ نے حرام کیا ہے اسے حرام نہیں سمجھتے دین حق کو نہیں مانتے بلکہ ان میں سے بہتیرے یہود و نصاریٰ سے بھی اکفر ہیں وہ نہ اہل ملت ہیں نہ

EmaanLibrary.com

نہ اہلِ سنت ۔ ممکن ہے ان میں کوئی مسلمان بھی ہو لیکن بہر حال یا مبتدع و گمراہ ہے یا فاسق و فاجر ہے۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ "قلندر عہد نبوی میں موجود تھا" مفتری و کذاب ہے۔

اس فرقہ کی اصلیت یہ بیان کی گئی ہے کہ شروع میں وہ ایرانی نُسّاک کی ایک جماعت تھی جو ادائے فرائض و واجبات اور اجتناب محرمات کے بعد راحت قلب کی جستجو و عمل میں رہتی تھی (ابو حفص سہروردی نے اپنے "عوارف" میں بیان کیا ہے) مگر بعد میں اس نے واجبات ترک کر دیئے اور ملامیہ فرقہ کی طرح ظاہر میں محرمات کا ارتکاب کیا کہ اپنی نیکیاں چھپاتا اور ظاہری حالت ایسی رکھتا ہے کہ اس کی موجودگی میں اس کے صلاح و تقویٰ کا خیال نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں تک بھی غنیمت تھا کیونکہ ایسی حالت رکھنے والا اپنی نیک نیتی کی بنا پر ماجور ہے اس کے بعد حالت اور بدتر ہو گئی اور اس فرقہ کے لوگ سراسر مکروہات میں پڑ گئے پھر معاملہ اور آگے بڑھا۔ ان کی ایک جماعت فواحش و منکرات و محرمات میں غرق ہو گئی فرائض و واجبات ترک کر دیئے۔ اور یہ خیال کر بیٹھی کہ اس طرح ملامیہ فرقہ میں داخل ہو گئی۔ واقعی یہ لوگ اپنے صرف اس خیال میں بالکل سچے ہیں کیونکہ "ملامیہ" بنکر وہ دنیا و آخرت میں خدا کی طرف ملامت و خواری کے مستحق و مورد ہو گئے ہیں۔

ان سب کو تعزیر و تنبیہہ واجب اور انہیں اس ملعون شعار سے روکنا

EmaanLibrary.com

ضروری ہے۔ صرف انہی کو نہیں بلکہ ہر اس شخص کو جو بدعت و فجور کا ارتکاب کرے یا لوگوں کی اعانت کرے۔ اس قسم کے تمام نام نہاد ناسک، فقیہ، عابد، فقیر، زاہد متکلم، فلسفی اور ان کے معین و مددگار بادشاہ، امرا، کتاب، محاسب، اطبا، اہل دیوان، عوام سب کے سب ہدایت الٰہی اور دین حق سے خارج ہیں کہ جسے دے کر خدا نے اپنے رسول کو باطناً و ظاہراً مبعوث کیا یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ شیخ طریقت رزق دیتا ہے امداد و اعانت کرتا ہے ہدایت بخشتا ہے، مشکلات میں دستگیری کرتا ہے یا جو شیخ کی عبادت کرتے ہیں اس سے دعا مانگتے ہیں اسے سجدہ کرتے ہیں یا اُسے رسول اللہ صلعم پر علی الاطلاق یا کسی جہت سے بھی فضیلت دیتے ہیں یا یہ یقین کرتے ہیں کہ وہ اُن کا شیخ رسول کے اتباع سے مستغنی ہیں سو یہ تمام کے تمام کفار ہیں اگر اپنے مسلک کا اظہار کریں اور اگر چھپائیں تو منافق ہیں۔

اس زمانہ میں ان لوگوں کی کثرت و شوکت ان کے اہل حق ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ ان کا یہ تمام عروج محض اس وجہ سے ہے کہ اکثر ممالک میں دعاۃِ علم و ہدایت کی قلت ہے اور آثار نبوت و رسالت میں فتور آگیا ہے۔ چنانچہ اکثر لوگ ہیں کہ جن کے دامن آثار رسالت اور میراثِ نبوت سے خالی ہیں کہ جو ہدایت کی شناخت کا ذریعہ ہے اور بہتیرے ایسے بھی ہیں جن کے کان ابتک حق کی صداؤں سے بالکل ناآشنا ہیں۔ لیکن اہلِ ایمان کو مایوس نہ ہونا چاہیئے، فترۃ و خلو کے ایسے زمانوں میں انسان کو اس کے قلیل ایمان پر ثواب ملتا ہے اور ارحم الراحمین اس شخص کیلئے

EmaanLibrary.com

جس پر حجت قائم نہیں ہوئی وہ باتیں معاف کر دیتا ہے جو ان لوگوں کو معاف نہیں ہو سکتیں جن پر حجت قائم ہو چکی ہے۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے کہ فرمایا:

یَاتی عَلَی النّاس زمان لا یعرفونَ	لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ نہ
فیہ صلوٰۃ ولا صیاما ولا حجا و	نماز جانیں گے نہ روزہ حج نہ عمرہ بجز
لا عمرۃ الاّ الشیخ الکبیر والعجوز	بوڑھوں اور بڑھیوں کے جو کہیں گے ہم نے
الکبیر یقولون ادرکنا اباءنا	اپنے بزرگوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے سُنا
وھم یقولون لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ	ہے۔

اس پر حضرت حذیفہ بن الیمان سے سوال کیا گیا " ومَا تغنی عنھُم لا الٰہ الاَّ اللّٰہ؟ (لَآ اِلٰہ الاَّ اللّٰہ سے انہیں کیا فائدہ ہوگا۔) فرمایا:

تنجیھم من النّار، تنجیُھم من النّار، تنجیھم من النّار: انہیں دوزخ سے بچائے گا، دوزخ سے بچائے گا، دوزخ سے بچائے گا۔

اصل اس باب میں یہ ہے کہ ہر وہ قول جو کتاب یا سنّت یا اجماع امت سے کفر ثابت ہے اس پر دلیل شرعی کی وجہ سے کفر کا حکم لگایا جائے گا اور یہ اس لئے کہ ایمان صرف ان احکام سے ماخوذ ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے ہم کو پہنچے ہیں۔ اور جن میں لوگوں کے لئے اپنے ظنون و اوہام کی بنا پر خیال آرائیاں جائز نہیں ہیں مگر ساتھ ہی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر کفریہ قول کے قائل پر کافر ہونے کا حکم نہ لگایا جائے گا یہاں تک کہ اس کے حق میں کفر کی شرطیں ثابت اور موانع دور ہو جائیں مثلاً

EmaanLibrary.com

اگر کوئی تازہ نو مسلم صحرا کا رہنے والا بدو کہدے کہ شراب یا سود حلال ہے یا اللہ اور رسول کا کلام سنکر انکار کر بیٹھے کہ یہ قرآن یا حدیث نہیں ہے جیسا کہ سلف میں بعض لوگ کسی کسی بات کا انکار کر دیا کرتے تھے یہانتک کہ اسکی صحت معلوم ہو جائے اور جیسا کہ بعض صحابہؓ کبھی کسی مسئلہ میں شک کرنے لگتے تھے (مثلاً رویۃ الٰہی وغیرہ مسائل) یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم سے دریافت کرتے۔ یا جیسا کہ ایک شخص کی حکایت مروی ہے کہ اس نے کہا کہ جب میں مروں تو مجھے پیسنا اور میری خاک سمندر میں جھٹک کر بہا دینا تاکہ میں خدا کی نظر سے گم ہو جاؤں وغیرہ اقوال تو گو وہ کفر ہیں مگر ان کا قائل کافر نہیں یہانتک کہ حجت رسالت قائم ہو جائے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۔ تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے خدا کے سامنے کوئی عذر باقی نہ رہے۔

اور جیسا کہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے خطار و نسیان کو اس کے حق میں معاف کر دیا ہے۔ اس استفسار کے اصولی مسائل پر ہم دوسری کتابوں میں مفصل بحث کر چکے ہیں، یہ جواب اس سے زیادہ تفصیل کا متحمل ہے۔

فصل

نذر منّت

رہا قبور یا اہل قبور یا پرستاران قبور کو نذر پیش کرنا عام اس سے کہ

EmaanLibrary.com

انبیاء کی قبریں ہوں یا اولیاء و صالحین کی تو وہ نذر حرام، باطل اور بتوں کی نذر سے مشابہ ہے، عام اس سے کہ تیل کی ہو یا موم بتیوں کی یا کسی اور چیز کی۔ نبی صلعم نے فرمایا

لعن اللہ زوارت القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج[1]	قبروں پر جانیوالیوں اور ان کو مسجدیں قرار دینے اور چراغ جلانے والوں پر خدا کی لعنت ہے)

اور فرمایا:

لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیا ئھم مساجد[2]	یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت کہ انبیاء کی قبروں کو مسجد قرار دے لیا۔

اس حدیث میں اہل کتاب کے اس عمل سے ڈرا یا گیا ہے اور فرمایا:

ان من کان قبلکم کانوا یتخذون القبور مساجد الافلا تتخذوا القبور مساجد فانی انھاکم عن ذالک[3]	تم سے پہلے لوگ قبروں کو مسجد بناتے تھے، دیکھو قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کیے دیتا ہوں۔

اور فرمایا:

اللّٰھم لا تجعل قبری وثنا یعبد بعدی[4]	خدایا، میری قبر کو بت نہ بنا کہ میرے بعد پوجی جائے۔

---

[1] رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والحاکم من حدیث ابن عباس بلفظ زائرات
[2] رواہ الشیخان وغیرہما عن عائشۃ [3] صحیح مسلم عن عائشۃ، نیز حدیث میں تصریح ہے کہ آپؐ نے یہ وصال سے پانچ دن پہلے فرمایا تھا [4] رواہ مالک فی الموطا۔

EmaanLibrary.com

تمام ائمہ دین متفق ہیں کہ قبروں پر مساجد کا بنانا پر دوں کا لٹکانا ان سی منتیں ماننا، ان کے نزدیک سونا چاندی رکھنا ناجائز ہے۔ اور اس قسم کے مال کا حکم یہ ہے کہ اسے لے کر مسلمانوں کے قومی کاموں میں صرف کر دیا جائے اگر اس کا کوئی معین مستحق نہ ہو پھر اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ وہ تمام مسجدیں ڈھا دی جائیں جو قبروں پر بنائی گئی ہیں۔ عام اس سے کہ کسی کی قبر کیوں نہ ہو کیونکہ یہ اسباب بت پرستی میں ایک بہت بڑا سبب ہے۔ فرمایا:

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۚ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا	انہوں نے کہا نہ ود کو نہ سواع کو نہ یغوث و یعوق و نسر کو چھوڑنا، اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے۔

علماء سلف میں ایک جماعت کا خیال ہے کہ ود و سواع و یغوث وغیرہ صالح لوگوں کے نام ہیں، جب وہ مر گئے تو لوگوں نے ان کی قبریں بنائیں ان کی تعظیم کی ہوتے ہوتے عبادت کرنے لگے نیز آئمہ کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا:

من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصى الله فلا يعصيه[1]۔	جس نے اللہ کی اطاعت کے لئے منت مانی، اطاعت کرے اور جس نے خدا کی نافرنی کے لئے مانی، ہر گز نافرمانی نہ کرے۔

---

[1] بخاری و احمد و السنن الاربعہ عن عائشہ

لیکن اس پر کفارہ یمین ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین[1] — معصیت میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

لیکن بعض ایسی نذر ماننے والے پر کوئی کفارہ بھی واجب نہیں ٹھہراتے اور صرف توبہ و استغفار کو کافی سمجھتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جتنی نذر مانی ہو اسی قدر جائز و مشروع کاموں میں صرف کر دیا جائے مثلاً اگر روشنی کی نذر ہے تو اس کا تیل مساجد کی روشنی میں صرف کر دے۔ اگر نقد کی نذر ہے تو اسے غریب مسلمانوں کے اصلاح حال میں لگا دے اگرچہ وہ غریب مسلمان خود پیر یا پیر کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حکم عام ہے کسی قبر سے رجوع کرنا جائز نہیں نہ سیدہ نفیسہ کی قبر سے اور نہ نفیسہ سے بڑوں کی قبر سے عام اس سے کہ صحابہؓ ہوں مثلاً حضرت طلحہؓ و زبیرؓ وغیرہ جن کی قبریں بصرہ میں ہیں یا حضرت سلمان فارسیؓ وغیرہ جو عراق میں دفن ہیں یا اہل بیت ہوں مثلاً وہ قبریں جو حضرت علیؓ اور ان کے خاندان امام حسینؓ، موسیٰ ؒ، جعفرؒ وغیرہ کی طرف منسوب ہیں یا صالحین ہوں مثلاً معروف کرخی، احمد بن حنبل وغیرہ کی قبریں۔

اور جو کوئی یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ قبروں سے نذر ماننے سے کسی قسم کا بھی کوئی نفع یا ثواب حاصل ہوتا ہے تو وہ گمراہ اور جاہل ہے، کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ نبی صلعم نے منت سے منع کیا ہے' اور فرمایا:

---

[1] احمد و اصحاب السنن عن عائشہ

انہ لا یاتی بخیر و انما یستخرج بہ من البخیل — اور اس نے کچھ بھی نہیں ہوتا، صرف بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے۔

دوسری روایت میں ہے:۔

انما یلقی ابن آدم الی القدر — ابن آدم تقدیر کے سامنے ڈالدیا جاتا ہے

جب اطاعت کی نذر کا یہ حال ہے تو معصیت کی نذر کا کیا حال ہوگا۔

پس جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ قبروں سے منت ماننا، خدا سے مرادیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، یا اس سے مصائب دور ہوتے ہیں رزق کھلتا ہے، جان و مال و ملک کی حفاظت ہوتی ہے تو وہ کافر بلکہ مشرک ہے اور اس کا قتل شرعًا واجب ہے۔ یہی حکم ان لوگوں کا بھی ہے جو قبروں کے علاوہ دوسروں کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں اگرچہ وہ کیسے ہی بڑے مانے جاتے ہوں:

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ

کہدے پکارو انہیں جن کو خدا کے علاوہ تم خیال کئے بیٹھے ہو۔ وہ نہ تم سے برائی دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں یہ لوگ جنھیں پکارتے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف اپنے میں سے قریب تر کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں اور اس کے عذاب سے

EmaanLibrary.com

رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا (بنی اسرائیل پ۱۵ ع۶)

ڈرتے ہیں۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (سبا ۳۴ پ۲۲ ع ۱۹)

کہدے ان لوگوں کو جنہیں تم خدا کے سوا خیال کر بیٹھے ہو، وہ آسمانوں میں نہ زمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک ہیں نہ ان کی کچھ شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی ان کا پشت پناہ ہے اس کے ہاں شفاعت فائدہ نہیں دیتی الا یہ کہ جس لئے اجازت دے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (سجدہ ۳۲ پ۲۱ ع ۱۴)

وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے مابین ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر قائم ہوا۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ نہ کوئی دوست ہے نہ شفیع کیا نہیں سمجھتے۔؟

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (نحل ۱۶ پ۱۴ ع ۱۳)

اور اللہ نے فرمایا ہے۔ دو معبود نہ بناؤ، وہ تو معبود واحد ہے بس مجھی سے ڈرو۔

EmaanLibrary.com

قرآن مجید، کتب سماویہ اور تمام انبیاء صرف اس لئے مبعوث کیئے گئے کہ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کی پرستش کیجائے اور اس کے ساتھ کوئی معبود نہ بنایا جائے۔ شرک کیلئے یہ ضروری نہیں کہ معبود باطل خدا کا بالکل ہم رتبہ سمجھا جائے۔ بلکہ مخلوق و مصنوع کو بھی معبود بنانا شرک اور خدا کی نظر میں سخت مبغوض ہے چنانچہ مشرکین عرب بھی اپنے معبودان باطل کو مخلوق سمجھتے تھے مگر باوجود اس کے مشرک قرار پائے۔ وہ اپنے تلبیہ (لبیک کہنا) میں کہا کرتے تھے

لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لكَ اِلَّا شَرِيكٌ هُولكَ تملكه ومالكَ	اے رب میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں بجز ایک شریک کے اور وہ بھی تیرا ہی ہے تو اس کا مالک ہے اور اس کی ملکیت کا مالک ہے۔

اسی طرح نبی صلعم نے حصین الخزاعی سے دریافت کیا:

یا حصین، کم تعبد؟ قال اعبد سبعة الهة: ستة فی الارض وواحد فی السماءِ۔ قال فمن ذا الذی تعبده لرغبتك ورهبتك؟ قال الذی فی السماءِ قال یا حصین فاسلم حتی اعلمك	اے حصین، کتنوں کی عبادت کرتے ہو؟ کہا سات معبودوں کی عبادت کرتا ہوں، چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان میں۔ فرمایا اپنے لالچ اور خوف میں کس کی عبادت کرتے ہو؟ کہا جو آسمان پر ہے۔ فرمایا اے حصین پس اسلام لا، تاکہ میں تجھے چند ایسے

EmaanLibrary.com

كلمات ينفعك الله بهن۔ کلے سکھا دوں جن سے خدا تجھے نفع پہنچائے گا۔ وہ اسلام نے آیا فرمایا

فلمّا اسلم قال قل اللّٰھم الھمنی رشدی وقنی شرّ نفسی "کہو" خدایا مجھے میری ہدایت الہام کر اور مجھے میرے شر سے محفوظ رکھ"

فصل

ناچنا، گانا

اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ انبیاء و ملائکہ سیٹی اور تالی پسند کرتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے، انبیاء و ملائکہ نہیں بلکہ ابلیس اور اسکی ذریات یہ چیز پسند کرتے ہیں اسے سُننے آتے ہیں، ان گمراہوں پر اترتے اور انمیں اپنی خبیث روح پھونکتے ہیں جیساکہ طبرانی وغیرہ نے ابن عباسؓ سے حدیث مرفوع میں روایت کیا ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا:

ان الشیطان قال یارب اجعل لی بیتا قال بیتك الحمام، قال اجعل لی قرانًا قال قراٰنك الشعر، قال اجعل لی مؤذنا قال موذنك المزمار

شیطان نے کہا اے رب میرے لئے گھر مقرر کر دے، فرمایا تیرا گھر حمام ہے کہا میرے لئے قرآن مقرر کر دے فرمایا تیرا قرآن شعر ہے کہا میرے لئے موذن مقرر کر دے فرمایا: تیرا موذن باجا ہے۔

EmaanLibrary.com

- نیز خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (پ۱۵ ع ۷)

سلف کی ایک جماعت نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ شیطان کی آواز گانا ہے یہ درست ہے اور اس میں گانے کے علاوہ وہ تمام آوازیں بھی داخل ہیں جو لوگوں کو سبیل اللہ سے ہٹانے کے لئے بلند کی جائیں۔ حدیث میں ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا:

انما نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت لهو ولعب ومزامير الشيطان وصوت لطم خدود وشق جيوب ودعاء بدعوى الجاهلية ذات المكاء والتصدية۔	مجھے دو احمقانہ فاجر آوازوں سے منع کیا گیا ہے: لہو ولعب اور شیطانی باجوں کی آواز سے اور منہ پیٹنے، گریبان پھاڑنے اور تالیوں اور سیٹیوں والی جاہلیت کی پکار (عبادت) کی آواز سے۔

شیطان ان گمراہوں پر کچھ اسطرح چھا جاتا ہے کہ وہ گانا سنتے سنتے مست ہو جاتے اور ناچنے کودنے لگتے ہیں۔

ان معاملات میں اسرار وحقائق[1] ہیں جنھیں اہل بصائر ایمانیہ ومشاہد الیقانیہ

---

[1] یعنی شیطان کے غلبہ واستیلاء کے اسرار ہر کس وناکس نہیں سمجھ سکتا۔

EmaanLibrary.com

ہی مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ لیکن شریعت کی راہ بالکل روشن اور صاف ہے جس کسی نے اس کی اتباع کی اور بدعت کے بھول بھلیاں سے اجتناب کیا، ہدایت یاب اور دنیا و آخرت کی فلاح سے شادکام ہو گیا اگرچہ وہ اسرار و حقائق کے ادراک سے بالکل محروم ہی کیوں نہ رہ گیا ہو۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مکہ کی راہ پر رہنما کے پیچھے جاتا ہے، راستہ میں ہر جگہ کھانا پانی پاتا ہے اگرچہ نہیں جانتا کہ یہ سامان وہاں کیونکر مہیا ہوا پھر منزلِ مقصود پر پہنچتا اور حج کی سعادت حاصل کرتا ہے، برخلاف اس کے وہ ہے جو رہبر لئے بغیر نکل کھڑا ہوا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ راستہ بھول جاتا ہے، پھر یا تو ہلاک ہو جاتا ہے یا ایک مدت تک شقاوت و بدبختی کی وادیوں میں ٹھوکریں کھانے کے بعد راستہ پر آجاتا ہے۔ رہنمائے حق رسول ہے جسے اللہ نے دنیا بھر کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، اسنے اس کے حکم سے حق کی دعوت دی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی، اور گمراہی کی راہوں پر پڑنے سے روک دیا جو لوگ اسکی پیروی کرتے ہیں نجات پاتے ہیں اور جو خود سری سے اعراض کرتے ہیں ہلاک ہوتے ہیں۔

رہے یہ گانے بجانے والے نام نہاد صوفی تو ان پر شیطان کے پھیرے کی علامتیں ہمیشہ ظاہر ہو جاتی ہیں، چنانچہ ان کے منہ سے کف اڑتا ہے درشت آوازیں نکلتی ہیں، خوفناک چیخیں بلند ہوتی ہیں۔ آوازوں کا اختلاف ان شیطانی مقاصد کے اختلاف کی وجہ سے ہوتا ہے جو ان کے اندر نشو و نما پاتے اور برانگیختہ

EmaanLibrary.com

ہوتے رہتے ہیں چنانچہ کبھی نفسانی خواہشات کے ہجوم کی وجہ سے وجدِ مذموم ہوتا ہے کبھی مظلوموں پر غضب و عدوان کا زور ہوتا ہے۔ غرض کہ وہ تمام شیطانی اثرات موجود ہو جاتے ہیں جو شراب خوار متوالوں پر ظاہر ہوتے ہیں اور یہ کچھ زیادہ عجیب نہیں کیونکہ مطرب آواز کا نشہ کبھی مطرب شراب کی طرح اثر دکھاتا اور ذکرِ الٰہی اور نماز سے روکتا ہے، دلوں سے حلاوتِ قرآن دور کر دیتا ہے اس کے معانی کے فہم اور اس کی اتباع سے باز رکھتا ہے اور اسطرح ان گمراہوں کو ان لوگوں کے زمرہ میں داخل کر دیتا ہے جن کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ لہو الحدیث خریدتے ہیں تاکہ سبیل اللہ سے گمراہ کریں۔ پھر وہ خود ان میں بغض و عداوت کی تخم ریزی کرتا ہے اور وہ اپنے شیطانی فاسد احوال کے ذریعہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح بری نظر والا نظر مار کر قتل کر ڈالتا ہے اسی لئے بعض علماء نے کہا ہے کہ جب معلوم ہو جائے کہ وہ اپنے شیطانی احوال کے ذریعہ قتل کے مرتکب ہوئے ہیں تو اُن پر حد یا دیت واجب ہے کیونکہ وہ ظالم ہیں اور صرف اسی صورت میں خوش ہوتے ہیں کہ محرمات اور اپنے شیطانی مقاصد کی تنفیذ کا موقع پائیں جیسا کہ ظالم بادشاہ ظلم کر کے خوش ہوتے ہیں۔

یہی حال کفار و مبتدعین و ظالمین کے حضرات کا ہے ممکن ہے انہیں کبھی زہد و عبادت پائی جائے جس طرح مشرکین و اہل کتاب میں کبھی دیکھی جاتی ہے اور جس طرح خوارج مارقین میں تھی جن کی بابت فرمایا گیا ہے :-

EmaanLibrary.com

يحقر احدكم صلاته مع	تم اپنی نماز ان کی نماز کے سامنے
صلاتهم وصيامه مع	اور اپنا روزہ ان کے روزے کے
صيامهم وقراءته مع	سامنے اور اپنی تلاوت ان کی تلاوت
قراتهم يقرؤن القرآن	کے سامنے حقیر جانو گے، قرآن
لا يجاوز حناجرهم يمرقون	پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے آگے
من الاسلام كما يمرق	نہ بڑھے گا اسلام سے اسطرح نکل جائیں
السهم من الرمية اينما	گے جس طرح چلہ سے تیر، جہاں کہیں
لقيتموهم فاقتلوهم فان	انہیں پاؤ قتل کرو کیونکہ ان کے قتل
في قتلهم اجرا عند الله لمن	میں خدا کے ہاں قاتل کے لئے قیامت
قتلهم يوم القيامة	کے دن ثواب ہے۔

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظواہر کے ساتھ ان میں احوالِ باطنہ بھی پائے جاتے ہیں، لیکن ان میں ظواہر و بواطن کی وجہ سے انہیں اولیاء اللہ سمجھ لینا غلطی ہے کیونکہ ولی صرف وہی ہو سکتا ہے۔ جو اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ (یونس پ۱۱ ع ۱۲) جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے) کے زمرہ میں ہو، اگرچہ ظاہر و باطن میں اُسے قدرت و تمکن نہ بھی حاصل ہو کیوں کہ ولایت کے لئے قدرت و تمکن لازم نہیں، ولی اللہ کبھی صاحبِ قوت و شوکت ہوتا ہے اور کبھی ضعیف و کمزور یہانتک کہ اللہ کی نصرت اگر اس کے ضعف کو قوت سے بدل

EmaanLibrary.com

دنے۔ اسی طرح عدو اللہ کبھی کمزور ہوتا ہے اور کبھی زبردست یہانتک کہ اللہ کا دست انتقام دراز ہو اور اس کے پر نخوت سر پر ذلت کی خاک پڑ جائے۔ پس تاتاریوں کے باطنی خضرار اسی جنس سے ہیں جس جنس سے ان کے ظاہری خضرار ہیں۔ رہا غلبہ تو وہ ہمیشہ دلیل حق نہیں، خدا کبھی مومنوں پر کفار کو غالب کرتا ہے اور کبھی مومن کافروں پر فتحیاب ہوتے ہیں جیساکہ اصحاب رسول اللہ کا اپنے دشمنوں سے حال تھا۔ لیکن نتیجہ میں کامیابی بہرحال متقین ہی کے لئے ہے کیونکہ خدا نے فرمادیا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ	ہم اپنے رسولوں اور مومنین کو دنیاوی
اٰمَنُوْا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ	زندگی میں اور حاضر ہونے کے دن
يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (مومن پ ۲۴ ع ۱۱)	مدد دیں گے

اگر مسلمان کمزور ہوں اور کافر زبردست سمجھ لینا چاہئے کہ یہ کمزوری و پستی مسلمانوں کے کفران و عصیان کا نتیجہ ہے جیساکہ خدا نے فرمادیا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ	جنگ کے دن تم میں سے جنھوں نے
الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ	پیٹھ پھیر دی انہیں شیطان نے ان کے
الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا (پ ۴ ع ۷)	بعض گناہوں کی وجہ سے ڈگمگایا۔

اور فرمایا:

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ	اور کیا جب تمہیں مصیبت پہنچی تم نے

EmaanLibrary.com

اَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا؟ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ (پ۴ ع ۸)	بھی یقیناً دونی مصیبت پہنچا تی۔ تم نے کہا یہ (مصیبت) کہاں سے آئی؟ کہدے یہ تمہاری اپنی طرف سے آئی۔
اور فرمایا: وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ الَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (پ۱۷ ع ۱۳)	اور البتہ خدا مدد کرتا ہے اس کی جو خدا کی مدد کرتا ہے اللہ قوی وغالب ہے وہ جنھیں ہم زمین میں مضبوط کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کریں

فصل
مشہور مزارات

رہے یہ مشہور مقابر ومزارات تو ان میں سے بعض قطعاً فرضی ہیں مثلاً دمشق میں ابی بن کعب اور اویس قرنی کی قبر لبنان میں حضرت نوحؑ کی قبر مصر میں حضرت حسینؓ کی قبر۔ غرض کہ شام وعراق ومصر اور دیگر ممالک اسلامیہ میں بیشمار قبریں ایسی ہیں جو محض فرضی ہیں۔ اسی بنا بہت سے علما رجنمیں عبدالعزیز کنانی بھی ہیں۔ اس کا ثبوت ملتا ہے مگر بڑی جستجو وکاوش کے بعد مسلمانوں

EmaanLibrary.com

کی اپنی قبروں سے یہ بے اعتنائی ذرا بھی تعجب انگیز نہیں کیونکہ ان کی حفاظت و معرفت اور ان پر قبوں اور مسجدوں کی تعمیر شریعت اسلام میں مقبول نہیں بلکہ رسول اللہ صلعم نے ان تمام باتوں سے منع فرمایا ہے جو آجکل مبتدع ان قبروں کے باب میں کرتے ہیں مثلاً صحیح مسلم میں جندب بن عبداللہ کی روایت ہے :

سمعت النبی صلعم قبل ان یموت بخمس و ھو یقول ان من کان قبلکم کانوا یتخذون القبور مساجد فانی انھاکم عن ذالک ۔	میں نے نبی صلعم کو وصال سے پانچ دن پہلے یہ فرماتے سنا : تم سے پہلے لوگ قبروں کو مسجد بناتے تھے، میں تمہیں اس سے منع کئے دیتا ہوں

اور فرمایا :

لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذو قبور انبیائھم مساجد	یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد قرار دے لیا

ائمہ اسلام متفق ہیں کہ ان عمارتوں کا قبروں پر بنانا، انہیں مسجد قرار دینا ان کے نزدیک نماز پڑھنا، ان پر اعتکاف کرنا ان سے استغاثہ کرنا ان کے سامنے تہلیل و تکبیر بلند کرنا وغیرہ سب کام غیر مشروع ہیں قبرستانوں میں نماز مکروہ ہے اور بہتوں کے نزدیک تو ایسی نماز باطل ہے کیونکہ اس سے صریح ممانعت موجود ہے۔

سنت یہ ہے کہ جب کسی مسلمان کی قبر کی زیارت کیجائے عام اس سے کہ نبیؐ

EmaanLibrary.com

کی ہو، صحابیؓ کی ہو کسی صالح آدمی کی ہو تو سلام کیا جائے اور صاحب تبر کے لئے دعا مانگی جائے، یہ دعا بمنزلہ نماز جنازہ کے ہے جیسا کہ خود خدا نے ان دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔ منافقین کے متعلق فرمایا:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ (توبہ ۹ پ ع ۱۰)

جو ان میں سے مرجائے کبھی اس پر نماز نہ پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو۔

اس آیت سے جہاں منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور ان کی قبروں پر کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے مسلمانوں کے حق میں ان دونوں باتوں کا کرنا بھی مشروع ثابت ہوتا ہے سنن میں ہے کہ جب کوئی صحابی فوت ہوتا تو نبی صلعم اسکی قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے

سلوا لہ التثبت فانہ الاٰن یسئل۔

اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے

حدیث صحیح میں ہے کہ آپ صحابہ کو تعلیم فرماتے تھے کہ جب قبروں پر جاؤ تو کہو: السلام علیکم اھل دار قوم مؤمنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون ویرحم اللہ المستقدمین منا ومنکم و

اے مومنوں کے گھر بسنے والو تم پر سلام، ہم انشاء اللہ تم سے مل جانے ہیں، خدا ہمارے اور تمہارے آگے جانے والوں اور پیچھے جانے والوں پر رحم کرے

EmaanLibrary.com

المستاخرین نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ اللّٰھم لا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفرلنا ولھم

ہم اپنے اور تمہارے لئے خدا سے عافیت چاہتے ہیں، اے خدا ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ کرنا ہمیں انکے بعد امتحان میں نہ ڈالنا ہماری اور ان کی مغفرت کر۔

• دین الٰہی یہی ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے گھر کی تعظیم و تکریم کی جائے اور وہ گھر مسجدیں ہیں جنمیں جماعت اور بے جماعت نمازیں، اعتکاف تمام بدنی و قلبی عبادتیں قراۃ قرآن، ذکر الٰہی اور خدا سے ہر طرح کی دعائیں مشروع کی گئی ہیں۔ فرمایا:

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (۷۲: ۱۸) قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (۸: ۱۰) اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى

مسجدیں اللہ کیلئے ہیں پس خدا کیساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ کہدے میرے رب نے حکم دیا ہے عدل کرنے کا اور یہ کہ ہر مسجد میں پوری طرح متوجہ ہو (خدا کی طرف) اور اسی کو پکارو دین کو اسی کیلئے بے میل کر کے۔ اے بنی آدم ہر مسجد (عبادت) میں اپنی زینت کرو۔ خدا کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے

EmaanLibrary.com

الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى
اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ (۹:۱۰) فِيْ بُيُوْتٍ
اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ
لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ
اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَ
هُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (نور ۲۴ پ ۱۸ رکوع ۵)

نماز قائم کی، زکوٰۃ دی، اور بجز خدا کے
کسی سے نہ ڈرے، امید ہے وہ ہدایت
پانے والے ہوں۔ ان گھروں میں کہ اجازت
دی ہے خدا نے ان کے بلند کرنے کی اور
ان میں ذکر کیا جاتا ہے اس کے نام کا
ان میں ایسے لوگ صبح و شام تسبیح کرتے
ہیں جنہیں نہ تجارت نہ فروخت ذکر الٰہی
سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے
سے غافل کرتی ہے۔ اس دن سے ڈرتے
ہیں جب اور آنکھیں پلٹ جائیں گی تاکہ
ان کے بہترین اعمال کے حساب سے بدلہ دے
اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ کر دے
اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے

یہ ہے مسلمانوں کا دین جو اللہ واحد کی عبادت کرتے ہیں اور اسکے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتے رہا قبروں کا بت بنا کر پوجنا تو یہ اسلام مشرکوں کا دین ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول سید المرسلین نے منع کیا ہے خدا تمام مسلمانوں کو ایمان وہدایت کی دولت سے مالا مال کر دے۔ ــــ والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا طیبا مبارکا کما ھو

تمت

EmaanLibrary.com

الدار السلفیہ کی ایمان افروز مطبوعات

○ اسلام میں حلال و حرام ـــــــ زندگی کے تمام اہم اور جدید ترین مسائل پر کتاب و سنت کی روشنی میں نہایت دلنشین انداز، محکم دلائل اور معتدل اسلوب کے ساتھ بحث کی گئی ہے، علامہ یوسف القرضاوی کی یہ کتاب ساری دنیا میں مقبول ہے مشہور ادیب شمس پیرزادہ صاحب کے سلیس اردو ترجمہ کیساتھ نہایت دیدہ زیب اور عمدہ طباعت کیساتھ شائع کی گئی ہے۔ قیمت : پندرہ ۱۵ روپے

○ مشروع اور ممنوع وسیلہ کی حقیقت ـــــــ وسیلہ جیسے بنیادی اور اہم ترین موضوع پر اردو زبان میں پہلی بار اتنی جامع اور مفصل کتاب شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب شام کے مشہور عالم شیخ محمد نسیب الرفاعی کی تصنیف ہے اور مولانا مختار احمد ندوی مدیر دارالسلفیہ کے اردو ترجمہ کیساتھ کئی بار شائع ہو کر مقبول عام و خاص ہو چکی ہے، تازہ ایڈیشن : قیمت ۹ روپے

○ التوحید ـــــــ علامہ شیخ احمد بن حجر قاضی قطر کی نہایت جامع کتاب جسمیں توحید کے اقسام و دلائل اور شرک کے تمام انواع اور بدعت کے تمام چور دروازوں پر عام فہم انداز میں بحث کی گئی ہے۔ ترجمہ: مختار احمد ندوی، قیمت: تین روپے

○ حج مسنون ـــــــ حج کے موضوع پر نہایت عمدہ اور مفصل و مدلل رسالہ جس کے مطالعہ سے حاجی سنت کے مطابق حج مبرور کی توفیق پاتا ہے۔

EmaanLibrary.com

تالیف: مولانا مختار احمد ندوی، قیمت اردو ایڈیشن: ۴ روپے، انگریزی ایڈیشن: ۵ روپے

○ قرآن خوانی اور ایصال ثواب —— مروجہ قرآن خوانی اور تیجہ وچہلم وعرس وغیرہ کی تردید۔ قیمت: ڈیڑھ روپے

○ سیرۃ شیخ الاسلام محمدؒ بن عبدالوہاب —— ترجمہ مختار احمد ندوی، قیمت ۶ روپے

○ کتاب التوحید —— شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ اردو ایڈیشن

○ معرکۂ اسلام وجاہلیت 〃 〃 〃 〃

○ نصیحۃ المسلمین 〃 〃 〃 〃

○ گناہ کبیرہ 〃 〃 〃 〃

○ مختصر زاد المعاد 〃 〃 〃 〃

○ السماع والرقص —— شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ 〃

○ مجذوب 〃 〃 〃 〃

○ زیارۃ القبور 〃 〃 〃 〃

○ اصحاب صفہ اور تصوف کی حقیقت 〃 〃

ان کے علاوہ ہر قسم کی دینی وعلمی کتابوں کے لئے یاد رکھئے

الدَّارُ السَّلَفِيَّة

حامد بلڈنگ، مومن پورہ، بمبئی —— ۱۱۰۰۴

طابع وناشر اسلم مختار نے جگدیشور پرنٹنگ پریس گاتے واڑی بمبئی ۴ میں چھپواکر، الدارالسلفیہ، حامد بلڈنگ، مومن پورہ، بمبئی ۱۱ سے شائع کیا۔

EmaanLibrary.com

قرآن مجید، احادیث، فتاوے اور

ہر قسم کی دینی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا عظیم مرکز

★

الدار السلفیہ

حامد بلڈنگ، مومن پورہ، مولانا آزاد روڈ بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۱

ASHAB -E- SUFFA
aur
TASAUF KI HAQIQAT

(IMAM IBN TAIMIAH)

AL-DARUSSALAFIAH

Hamid Building. Mominpura. Bombay-400 011

EmaanLibrary.com